اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
تیرے لئے ہے میری شعلہ نوا قندیل
(اقبال)

جلد نمبر 8 | جنوری، فروری، مارچ 2014 | شمارہ 1

ضربِ حق تحقیق کے آئینہ میں

مولانا حبیب المدنی
سابق غیر مقلد کا قبولِ حق

ایجاد بدعتِ میلاد

اتحاد اھلِ السنۃ والجماعۃ پاکستان

ترجمانِ نظریاتِ متکلمِ اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

جلد نمبر 8 | جنوری، فروری، مارچ 2014ء | شمارہ 1

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر
مولانا محمد کلیم اللہ
نگران شعبہ رسائل و جرائد

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر...... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر...... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر...... سالانہ

سرکولیشن منیجر
0332-6311808

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

Contact Us

www.ahnafmedia.com
zarbekaleem313@gmail.com

قیمت فی شمارہ 25 روپے علاوہ ڈاک خرچ

زرِ تعاون سالانہ 200 روپے

ناشر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

فہرست

www.ahnafmedia.com

انسدادِ فرقہ واریت میں اپنا کردار ادا کریں!!

اداریہ

ان دنوں مذہبی تصادم کی آگ نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے سانحہ بھکر، سانحہ پنڈی، سانحہ کوہاٹ اور سانحہ لاہور وغیرہ جیسے واقعات سے وطن عزیز کا ہر شہری سہما ہوا ہے۔ اخبارات اور میڈیا پر بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی ہیں۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے مذہبی راہنماؤں کو آگے آنا ہوگا اور حکومت کے سنجیدہ اور موثر اقدامات کا بھرپور تعاون کرنا ہوگا۔ اس لیے منبر و محراب سے یہ پیغام عام کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ

- یہ ہمارا ملک ہے، ہم اس میں امن و سکون سے رہنا چاہتے ہیں ہر ایسے قول و فعل سے اجتناب کریں جو مذہب اور ملک کے لیے خطرے کا باعث بنے۔
- ایسے عناصر پر کڑی نظر رکھنی چاہیے جو ملک میں مذہب کے نام پر قتل عام کی بھٹیاں دہکارہے ہیں۔ ان کے بارے میں بروقت متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اطلاع دی جائے۔
- مقتدر شخصیات کے بارے میں بدزبانی اور نامناسب کلمات کہنے سے گریز کیا جائے اس لیے تمام اہلیان پاکستان اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کریں۔
- تمام مذہب والے اپنی اپنی عبادات [خواہ محرم صفر کی ہوں یا ربیع الاول وغیرہ کی] کو عبادت گاہوں تک محدود رکھیں۔ مذہبی پیشوا اس امر کی تلقین کریں اور عوام الناس اپنے اپنے مذہبی راہنماؤں کی ہدایات پر عمل کرے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

www.ahnafmedia.com

علماء اجتماع کا ایک منظر

عکاسی...... مولانا محمد کلیم اللہ

22 دسمبر اتوار کے روز صبح 9:00 بجے قرآن، سنت اور فقہ کی اشاعت و تحفظ کے عالمی ادارے مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا میں دوسرے سالانہ علماء اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔

آغاز قاری مقصود احمد حنفی کی پرسوز اور پرتاثیر تلاوت سے ہوا۔ جناب خضر حیات حیدری نے مرکز اہل السنت والجماعت کا ترانہ پیش کیا اور بعد ازاں علماء کے تربیتی بیانات کا باضابطہ سلسلہ شروع ہو گیا جو تقریباً 2:00 بجے تک مسلسل جاری رہا۔

اجتماع میں مختلف شہروں اور ملک بھر سے دور دراز علاقوں سے علماء کرام کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ جن میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن [سرگودھا]، قاضی ارشد الحسینی [اٹک]، قاضی نثار الحسینی [اٹک]، مفتی شاہد مسعود [سرگودھا] مولانا عبد الجبار [چوکیرہ]، مولانا ابو ایوب قادری [جھنگ]، مفتی عبد الواحد قریشی [ڈیرہ اسماعیل خان]، مولانا عبد القدوس گجر [ٹوبہ ٹیک سنگھ]، مولانا رضوان عزیز [عارف والا]، مفتی شبیر احمد حنفی [رحیم یار خان]، مولانا مقصود احمد [پاکپتن] مولانا بشیر احمد کلیار، مولانا محمد ممتاز کلیار، مولانا احمد یار [لاہور]، قاضی نوید حنیف [اسلام آباد] مولانا خالد زبیر، امین برادران و دیگر نے خصوصی شرکت کی۔

مفتی عبد الواحد قریشی نے امت مسلمہ کے اجماعی اور اتفاقی عقیدہ "حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم" پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ [روضہ اقدس] میں دنیاوی جسد مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔ زائرین کا صلوٰۃ و

www.ahnafmedia.com

سلام خود سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں اور قیامت کے روز آپ سب کے لیے شفاعت بھی فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت کو قبول بھی کیا جائے گا۔

جو لوگ اس متفق علیہ عقیدے کے انکاری ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں، اسلاف کی تحقیق کے مطابق وہ اجماع امت اور راہ راست سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اس لیے ایسے گمراہ لوگوں کے باطل عقائد و نظریات اور مسائل سے عوام کو باخبر رکھنا اور بچانا علماء حق کی ذمہ داری ہے۔

مولانا ابو ایوب قادری نے اپنے بیان میں علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یاد رکھیں اسلام صرف اسی چیز کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتایا اور سکھلایا اور صحابہ کرام سے فقہاء کرام نے لے کر ہم تک پہنچایا اس لیے نہ تو دین میں کسی حکم کو پرانا کہہ کر اس کا انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی طرح کے اضافے کی گنجائش ہے۔ یہ دین اللہ حکیم وخبیر نے اپنے عالمگیر نبی کو تا قیامت دیا اس دین کی خصوصیت یہ ہے کہ آخری دین ہے اور زندگی بلکہ موت اور بعد الموت کسی بھی موڑ پر انسان کو تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

پچھلی ایک دو صدی میں کچھ نادان، عیار اور چالاک ۔۔۔ بدعتی ۔۔۔ نمودار ہوئے۔ جن کی زنبیل سے نئی نئی "عبادات" برآمد ہوئیں۔ یہ محض بھولے بھالے سے نظر آتے ہیں لیکن امت مرحومہ کے ایمان و عمل کو برباد کرنے کے لیے کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے ۔ ان لوگوں کی دن رات کی محنت اکابر امت علمائے حق اہل السنت والجماعت کے سر پر کفر کے فتوے تھوپنا ہے۔ ایمانیات اور عقائد میں ردوبدل اور ان کی غلط تشریح و تعبیر کر کے لوگوں کو اپنے دامن فریب میں پھانس لیتے ہیں۔ اس لیے

www.ahnafmedia.com

اے علماء کی جماعت ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی علمی محنت سے دین میں کمی کرنے والوں کی خواہشیں پوری نہ ہونے دیں اور اضافہ کرنے والوں کی کوششوں کو حسرت میں بدل ڈالیں۔

مولانا محمد رضوان عزیز نے ترک تقلید کی کوکھ سے جنم لینے والے فتنے کے باطل عزائم سے علماء کو خبر دار کرتے ہوئے کہا کہ اسلاف دشمنی کے نقصانات اس قدر ہیں کہ آج گلی گلی فتنوں کا بھوت منہ کھولے عوام الناس کو نگلے جا رہا ہے۔ ائمہ اسلاف سے بدگمانی سے بدزبانی کا مرض پروان پاتا ہے اور بدزبانی والا جرم ایسا ہے کہ حدیث قدسی کے مطابق جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی تو اللہ اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہے۔ آخر کار یہ بدقسمت شخص ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

مفتی شبیر احمد حنفی نے دور حاضر کے نام نہاد "اسکالرز" کے بارے میں علماء کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ مغربی استعمار کے آلہ کار چند بے دین اور ناقص العقل؛ عوام کو گمراہ کرنے کے لیے ٹی وی سکرین اور انٹرنیٹ پر اپنی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ ان لوگوں کی باتیں دین سمجھ کر سننا جرم ہے سلب ایمان کا خدشہ بھی ہے۔ ان گمراہ گروں میں سر فہرست مرزائی، روافض، ڈاکٹر ذاکر نائیک، جاوید غامدی، الہدیٰ انٹرنیشنل کی سربراہ وغیرہ ہیں۔ یہ لوگ ٹی وی چینلز پر اپنے باطل عقائد کو اسلام کا روپ دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے متجددین کے بارے میں ہم اپنی وسعت اور بساط کے مطابق علمی انداز میں عقائد اسلامیہ کی حفاظت برابر کرتے رہیں گے۔ علماء طبقے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان فتنوں کے بارے بھی لوگوں کو بتائے اور اسلام کی صحیح ترجمانی کا فریضہ انجام دیں۔

راقم نے مرکز اہل السنۃ والجماعۃ کے شعبہ جات کا مختصر تعارف پیش کیا۔

www.ahnafmedia.com

نوٹ: مرکز اہل السنت والجماعت کے تعلیمی طرز اور تحریکی منہج سے واقفیت کے لیے ماہنامہ فقیہ بابت ماہ جنوری 2014 کا اداریہ ضرور پڑھیے۔

قاضی ارشد الحسینی نے اپنے بیان میں علماء کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مسلک اور مذہب کی ترویج، اشاعت اور اس کے دفاعی میدان میں رہتے ہوئے ذکر اللہ، نوافل، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ہرگز کوتاہی نہ برتیں۔

اجتماع کے آخر میں اس محفل کے روح رواں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے تربیتی بیان کرتے ہوئے بہت قیمتی باتیں ارشاد فرمائیں۔ جن کا مختصر خلاصہ قارئین کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔

- ہم عالمگیر نبی کے عالمگیر وارث ہیں ہماری محنت کا میدان محض اپنی مسجد اپنے مقتدی اپنا محلہ اپنا شہر اپنا علاقہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیں سارے عالم کی فکر کرنا ہوگی۔ ان کو ہدایت کی طرف لانا ہو گا۔ ضلالت سے بچانا ہو گا۔
- آج ساری دنیا میں دارالعلوم دیوبند کا فیض بالواسطہ یا بلاواسطہ پھیلا ہوا ہے اور مزید بھی پھیل رہا ہے۔ ہم اس کی بنیادی وجہ پر غور کریں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ دارالعلوم کے بانیان میں خصوصاً شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی نے حکمت عملی سے ایسی پالیسیاں، قواعد وضوابط اس ادارے کے لیے وضع کیے کہ دارالعلوم دیوبند " ہندوستان " میں رہتے ہوئے مکمل آزادی کے ساتھ اسلام کی صحیح ترجمانی کر سکے۔ اس حقیقت کو آج کھلی آنکھوں سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ آج تک دارالعلوم دیوبند پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے فرائض منصبی پورے کر رہا ہے۔
- ہمارے اکابر نے جب دین کا کام کیا تو انہوں نے اپنے سامنے چند افراد کو

www.ahnafmedia.com

ملحوظ رکھ کر نہیں کیا بلکہ ان کے دماغ میں ساری دنیا کے انسانوں کی فکر تھی اس بات کا اندازہ ان کی تحریر کردہ کتب سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

- ہماری پالیسی ہے کہ ہم اپنی کسی جماعت کا کارکن توڑ کر اپنے ساتھ نہیں ملاتے ساری جماعتیں ہماری اپنی ہیں جو شخص کسی بھی ہماری جماعت سے وابستہ ہے اور مسلکی کام کر رہا ہے یا کرنے کا جذبہ رکھتا ہے ہماری ساری ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں۔
- چونکہ زمانہ نبوت سے ہم بہت دور ہیں اس لیے باہمی کمی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا اور ان کو برداشت کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ذمہ دو کام لگائے ہیں ایک طبقہ فضائل والی محنت کر کے لوگوں کو ایمان و عمل پر لاتا ہے اور دوسرا طبقہ دلائل والی محنت سے مسلمانوں کے ایمان و عمل کو بچاتا ہے۔ ہم اپنے اکابر کے طرز پر چلتے ہوئے دونوں کام کرتے ہیں اسلام کی اشاعت بھی کرتے اور تحفظ بھی۔
- مسلکی کام کرنے والے علماء کرام کے لیے دو چیزیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔پہلا اکابر کا مسلک اور دوسرا اکابر کا مزاج ۔ جب تک دونوں سے واقفیت اور مکمل آگاہی نہیں ہو گی اس وقت تک محنت رنگ نہیں لا سکتی۔ اس حوالے سے بطور خاص ہمیں چار شخصیات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، حضرت مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی۔ ان لوگوں نے صبح وشام فہم و بصیرت، فراست و ذکاوت، حکمت عملی اور عزیمت؛ وقت کے تقاضوں کے مطابق اسلام کی اشاعت اور تحفظ کے لیے قابل قدر محنت کی ہے اور امت کے سامنے اسلام

www.ahnafmedia.com

کی صحیح صورت پیش کی۔

- ہمارے اکابر نے خارجی فتنوں کا مقابلہ کرتے وقت داخلی فتنوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کو سمجھنے کے لیے ادلہ کاملہ اور ایضاح الادلہ از حضرت شیخ الہند کا پس منظر دیکھ لینا چاہیے۔
- فروعی مسائل میں اختلاف کی صورت میں ہم ائمہ اربعہ کے اجتہادی فیصلوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اجتہاد میں اگر مجتہد خطا پر بھی ہو تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے اجر اور جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہاں جو لوگ نہ تو اجتہادی صلاحیت رکھتے ہیں اور نہ ہی ان میں بات سمجھنے کی اہلیت ہے ہماری تحقیق کے مطابق یہ شرارتی ٹولہ ہے۔
- ہم اپنے عقائد و نظریات اور مسائل کی مسلسل مثبت محنت کر رہے ہیں اور تادم زیست کرتے رہیں گے اگر کسی باطل نے ضد اور عناد کی بنیاد پر ہمارے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی تو علمی میدان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا بھرپور جواب دینے کی توفیق بخشی ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ بھی چند چیدہ چیدہ کارگزاریاں علماء کے سامنے پیش کیں۔ تشریف لائے ہوئے معزز علماء کرام کے تاثرات خوب حوصلہ افزا تھے۔ اللہ کریم اس اجتماع کو عالم انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور اس کی بدولت ضلالت و گمراہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ:

2 مارچ 2014 بروز اتوار مرکز اہل السنت والجماعت میں "سالانہ اجتماع" ان شاء اللہ منعقد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی بخیر و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

www.ahnafmedia.com

تابعیتِ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبِ مشکوٰۃ کا تسامح

متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ہمارے دینی جامعات اور بالخصوص وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں شامل حدیث پاک کی معروف کتاب مشکوٰۃ المصابیح پڑھائی جاتی ہے۔ صاحبِ مشکوٰۃ المصابیح شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب کی کتاب "اکمال فی اسماء الرجال" [ملحق بالمشکوٰۃ: ص624] میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے کہ امام صاحب کے دور میں چار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے "ولم یلق احداً منهم ولا اخذ عنه" امام صاحب رحمہ اللہ نے ان میں سے کسی سے بھی ملاقات نہیں کی اور نہ ان سے روایت لی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم صاحب مشکوٰۃ کے اخلاص ان کے علم اور حدیث سے قلبی لگاؤ کے معترف ہیں لیکن اس مقام پر جو ان سے تسامح ہوا ہے اس کا دیانتدارانہ تجزیہ پیش کرنا اپنا علمی واخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ چنانچہ پیش خدمت ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات اور احادیث مبارکہ کی روایت ثابت ہے۔ بعض حضرات جنہوں نے ملاقات کا انکار کیا ہے یا ملاقات مان کر روایات کا انکار کیا ہے، ان کا قول درست نہیں۔ کئی روایات اور محققین کی تصریحات سے ثابت ہے کہ امام صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات بھی کی ہے اور روایت بھی لی ہے۔

[1]: امام موفق المکی رحمہ اللہ نے امام محمد بن عمر الجعابی رحمہ اللہ (م355ھ) کی

www.ahnafmedia.com

سند سے روایت کیا ہے :عن ابی حنیفة [رحمه الله] قال رایت انس بن مالك فی المسجد قائما یصلی. (مناقب موفق المکی: ج1ص24، 25، مسند ابی حنیفہ لابی نعیم: ص24)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا۔

[2]: امام ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ (م430ھ) اپنی سند سے روایت کرتے ہیں:

عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: طلب العلم فریضة علی كل مسلم۔ (مسند ابی حنیفۃ لابی نعیم: ص24)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

[3]: فقیہ و قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی الصیمری (م436ھ) اپنی سند سے بیان کرتے ہیں:عن ابی حنیفة انه قال حججت مع أبی سنة ست وتسعین ولی ست عشرة سنة فإذا انا بشیخ قد اجتمع الناس علیه فقلت لأبی من هذا الرجل؟ فقال هذا رجل قد صحب محمداً صلی الله علیه وسلم یقال له عبد الله بن الحارث بن جزء، قلت لأبی: أی شیء عنده؟ قال: أحادیث سمعها من النبی صلی الله علیه وسلم فقلت: قدمنی إلیه حتی اسمع منه فتقدم بین یدی فجعل یفرج عنی الناس حتی دنوت منه فسمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من تفقه فی دین الله كفاه الله همه ورزقه من حیث لا یحتسب.

(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری: ص18)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 96ھ میں میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ حج کیا، اس وقت میری عمر سولہ سال تھی۔ میری نظر ایک شیخ پر

www.ahnafmedia.com

پڑی جس کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ وہ شخص ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے ان کا نام "عبد اللہ بن حارث بن جزء" ہے۔ میں نے کہا: ان کے پاس کیا ہے؟ جواب دیا کہ ان کے پاس احادیث ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے آگے لے چلیے تاکہ میں ان سے احادیث سنوں۔ میرے والد نے لوگوں کو ہٹا کر مجھے قریب کیا تو میں نے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جو اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اللہ اس کی ضروریات کے خود کفیل بن جاتے ہیں، اسے وہاں سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس گمان بھی نہیں ہوتا۔

[4]: امام محمد بن الحسن الشیبانی (م189ھ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں: اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الله بن ابی حبیبة قال سمعت ابا الدرداء یقول كنت ردیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا ابا الدرداء! من شهد ان لا اله الا الله مخلصاً وجبت له الجنة.

(کتاب الآثار بروایۃ محمد: ص77 رقم الحدیث 373، مسند ابی حنیفۃ لابی نعیم: ص175)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو الدرداء! جس شخص نے اخلاص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کی گواہی دی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

نوٹ: حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: عبد الله بن أبي حبيبة واسمه الأدرع بن الأزعر... قال بن أبي

www.ahnafmedia.com

داؤد شهد الحديبية وذكره البخاری وابن حبان وغيرهما فی الصحابة وقال البغوی كان يسكن قباء. (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ: ج2 ص1029 رقم الترجمۃ 4622)

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی حبیبہ کا نام الادرع بن الازعر ہے۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں کہ یہ صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ امام بخاری، علامہ ابن حبان وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مقام قباء میں رہتے تھے۔

دیگر محدثین اور ائمہ اسماء الرجال نے بھی ان کا شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ چنانچہ

- امام ابن سعد رحمہ اللہ نے اپنی طبقات ج8 ص334 میں
- امام ابن قانع رحمہ اللہ نے معجم الصحابہ ج2 ص92 میں
- امام ابن حبان رحمہ اللہ نے تاریخ الصحابہ ص157 میں
- امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے اسد الغابہ ج3 ص115 میں

تنبیہ: مسند ابی حنیفۃ لابی نعیم میں ان صحابی کا نام "عبد الله بن ابی حنيفة" غلط چھپ گیا ہے، صحیح "عبدالله بن ابی حبيبة" ہے۔ وللہ الحمد

تصریحات محققین:

[1]: امام ابو القاسم علی بن کاس النخعی رحمہ اللہ (م324ھ): ومن فضائله- ای ابی حنيفة- انه روى عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم، فان العلماء اتفقوا على ذلك. (رسالۃ فی مناقب الائمۃ الاربعۃ بحوالہ مقدمۃ مسند ابی حنیفۃ لابی نعیم: ص132)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔

www.ahnafmedia.com

[2]: امام محمد بن اسحاق المعروف بابن ندیم رحمہ اللہ (م380ھ): وکان من التابعین لقی عدۃ من الصحابة. (الفہرست لابن ندیم: ص342)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تابعین میں سے تھے، آپ نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔

[3]: امام ابن عبد البر المالکی رحمہ اللہ (م463ھ): قال أبو عمر: ذکر محمد بن سعد کاتب الواقدی أن أبا حنیفة رأی أنس بن مالك، وعبد الله بن الحارث بن جزء.

(جامع بیان العلم وفضلہ: ص54)

ترجمہ: ابو عمر ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن سعد جو امام واقدی کے کاتب ہیں، فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت انس اور حضرت عبد اللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔

[4]: امام ابو معشر عبد الکریم الطبری المقری الشافعی رحمہ اللہ (م478ھ): قد الف الامام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقری الشافعی جزءا فیما رواہ الامام ابو حنیفة عن الصحابة، ذکر فیہ: قال ابو حنیفة لقیت من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعة ..الخ۔ (تبییض الصحیفة للسیوطی: ص61)

ترجمہ: امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقری الشافعی رحمہ اللہ نے ایک جزء جمع کیا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وہ روایات لائے ہیں جو امام صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں، اس جزء میں یہ مذکور ہے: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے سات حضرات سے ملا ہوں الخ۔ (پھر ان سات کے نام بھی ذکر کیے ہیں)

اور بتصریح علامہ حسن سنبھلی اس جزء میں انہوں نے روایات پر کسی قسم کی

www.ahnafmedia.com

جرح وقدح نہیں کی۔ (تنسیق النظام: ص11)

[5]: علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (م748ھ): رأى أنس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة. (تذکرۃ الحفاظ: ج1 ص126، الکاشف: ج3 ص191)

ترجمہ: آپ [رحمہ اللہ] نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی مرتبہ زیارت کی جب وہ کوفہ تشریف لاتے۔

[6]: حافظ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر شافعی رحمہ اللہ (م774ھ): لانه أدرك عصر الصحابة، ورأى أنس بن مالك. (البدایۃ والنہایۃ: ج5 ص527)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

[7]: حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ (م852ھ): رأى انسا.

(تہذیب التہذیب: ج6 ص55)

ترجمہ: امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

[8]: علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ (م855ھ): ابن أبي أوفى اسمه عبد الله... وهو أحد من رآه أبو حنيفة من الصحابة. (عمدۃ القاری: ج2 ص505)

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا نام "عبد اللہ" ہے، یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے دیکھا ہے۔

[9]: امام ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ (م1089ھ): رأى أنساً وغيره.

(شذرات الذہب: ج1 ص372)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔

www.ahnafmedia.com

[10]: علامہ حسن سنبھلی رحمہ اللہ (م1305ھ):والثانی: مقام روایتہ-ای ابی حنیفة-عن بعض الصحابة وھو ایضاً ثابت عند ارباب الانصاف بوجوہ.

(تنسیق النظام: ص11)

ترجمہ: دوسری بات امام صاحب کی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کرنے کا مقام ہے اور ارباب انصاف کے ہاں یہ بات کئی وجوہ سے ثابت ہے۔

پھر متعدد وجوہ سے اس دعوی روایت کو ثابت بھی کیا ہے۔مذکورہ روایات اور محققین کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت وملاقات کا شرف اور ان سے روایت کی سعادت بھی حاصل ہے۔وللہ الحمد

صاحبِ مشکوٰۃ کا تسامح:

صاحبِ مشکوٰۃ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب کی نقل کردہ عبارت دراصل ان کی اپنی نہیں ہے بلکہ اس کا پس منظر یہ ہے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی (م476ھ) نے ”طبقات الفقہاء“ کے نام سے ایک کتاب لکھی، اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ترجمہ میں یوں لکھا:وقد کان فی أیامه أربعة من الصحابة: أنس بن مالك وعبد الله بن أبي أوفى الأنصاري وأبو الطفيل عامر بن واثلة وسهل بن سعد الساعدي وجماعة من التابعين كالشعبي والنخعي وعلى بن الحسين وغيرهم. وقد مضى تاريخ وفاتهم. ولم يأخذ أبو حنيفة عن أحد منهم. (طبقات الفقہاء: ص86)

ترجمہ: آپ کے زمانے میں چار صحابہ موجود تھے؛ حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ الانصاری، حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ اور حضرت سہل بن سعد الساعدی، نیز حضرات تابعین کی ایک جماعت بھی موجود تھی جیسے امام شعبی، امام نخعی اور امام علی بن حسین وغیرہ، ان حضرات کی تاریخ وفات گزر چکی ہے، لیکن امام

www.ahnafmedia.com

ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان میں سے کسی سے بھی روایت نہیں کی۔

لیکن یہ موصوف کا محض دعویٰ ہے جس کی حقیقت کچھ نہیں، اس لیے کہ

اولاً: محققین کی تصریحات کے مطابق امام صاحب کے زمانہ میں اکیس صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ (اتحاف الاکابر بحوالہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تابعیت ص18، 57)

علامہ حسن سنبھلی رحمہ اللہ نے اس فہرست کے علاوہ نو صحابہ رضی اللہ عنہم مزید گنوائے ہیں۔ (تنسیق النظام ص9، 10)

مزید جستجو کی جائے تو ممکن کہ اس تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ لہٰذا شیخ ابو اسحاق شیرازی کا یہ دعویٰ کہ "آپ کے زمانے میں چار صحابہ موجود تھے" باطل ہے۔

ثانیاً: موصوف نے یہ دعویٰ کیا کہ "امام ابو حنیفہ نے ان میں سے کسی سے بھی روایت نہیں کی" لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں دی۔ لہذا یہ دعویٰ بلا دلیل ہونے کی وجہ سے غیر مقبول ہے۔ ہمارے ماقبل کے دلائل (روایات اور تصریحات ائمہ) اس دعویٰ کی تردید کے لیے کافی ہیں۔

ثالثاً: شیخ ابو اسحاق شیرازی کا یہ قول بھی جائے تعجب ہے کہ امام صاحب نے کبار تابعین مثلاً شعبی وغیرہ سے روایت نہیں لی حالانکہ کبار تابعین میں سے کئی ہستیوں سے امام صاحب کی روایت ثابت ہے۔ مثلاً انہی میں سے اول ہستی یعنی امام عامر بن شراحیل شعبی تو امام صاحب کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وھوا کبر شیخ لابی حنیفة. (تذکرۃ الحفاظ: ج1 ص63)

کہ امام شعبی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بڑے استاد و شیخ ہیں۔

نیز کبار تابعین کی بہت بڑی تعداد سے امام صاحب کی روایت ثابت ہے جیسا کہ کتب اسماء الرجال سے واضح ہوتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

ان وجوہ سے شیخ ابو اسحاق شیر ازی کا دعویٰ بے بنیاد اور باطل محض ہے۔

امام صاحب کی رؤیت وروایت دونوں ثابت ہیں۔

شیخ ابو اسحاق شیر ازی کے اس دعویٰ کو علامہ مجد الدین بن الاثیر الجزری م606ھ نے "ولا يثبت ذلك عند اهل النقل " کہہ کر مدلل کرنے کی کوشش کی ہے، موصوف لکھتے ہیں: وكان في أيام أبي حنيفة أربعة من الصحابة: أنس بن مالك بالبصرة، وعبد الله بن أبي أوفى بالكوفة، وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة، وأبو الطفيل عامر بن واثلة بمكة، ولم يلق أحدا منهم ولا أخذ عنه؛ وأصحابه يقولون: إنه لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم، ولا يثبت ذلك عند أهل النقل.

(جامع الاصول فی احادیث الرسول: ج12 ص952)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ کے زمانے میں چار صحابہ موجود تھے، انس بن مالک بصرہ میں، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کوفہ میں، حضرت سہل بن سعد الساعدی مدینہ میں اور حضرت ابو طفیل بن واثلہ مکہ میں، امام صاحب کی ان چاروں میں سے کسی ایک سے ملاقات ہوئی نہ انہوں نے ان سے کوئی روایت کی۔ امام صاحب کے شاگرد کہتے ہیں کہ "امام صاحب نے صحابہ کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی لی ہے" مگر یہ بات اہل نقل کے نزدیک ثابت نہیں۔

علامہ مجد الدین ابن الاثیر نے بھی وہی بات دہرائی جو شیخ ابو اسحاق شیر ازی نے کی البتہ انہوں نے "اہل نقل" کا تذکرہ کر کے مزید یہ دعویٰ تو کیا لیکن نہ ہی ان اہل نقل کے اسماء وحوالہ جات پیش کیے اور نہ ان کے موقف کے دلائل کا تذکرہ کیا۔ لہٰذا موصوف کا عدم ثبوت کا دعویٰ کالعدم ہے۔

اس کے بعد قاضی ابن خلکان (م681ھ) نے "وفیات الاعیان" میں علامہ

www.ahnafmedia.com

ابن اثیر رحمہ اللہ کی اسی بات کو دہرایا ہے۔ (دیکھیے وفیات الاعیان: ج5 ص406 بیروت)

اور علامہ ابو محمد بن عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمہ اللہ (م767ھ) نے ابن خلکان کی اس بات کو "مرآۃ الجنان" میں نقل کر دیا ہے۔ (دیکھیے ج1 ص310)

بلا تحقیق نقل در نقل کا نتیجہ یہاں تک پہنچا کہ صاحب مشکوٰۃ ولی الدین ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے بھی "جامع الاصول" کو اپنا ماخذ بنایا اور ان کی عبارت یوں نقل کر دی: وكان في أيامه أربعة من الصحابة : أنس بن مالك بالبصرة، وعبد الله بن أبي أوفى بالكوفة ، وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة ، وأبو الطفيل عامر بن واثلة بمكة، ولم يلق أحدا منهم ولا أخذ عنه. (اکمال فی اسماء الرجال لولی الدین: ص624)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دور میں چار صحابہ موجود تھے، بصرہ میں حضرت انس بن مالک، کوفہ میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ، مدینہ میں سہل بن سعد الساعدی اور مکہ میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ لیکن امام ابو حنیفہ نے ان میں سے کسی ایک سے بھی روایت نہیں لی۔

وہ تسامح یا غلطی جو شیخ ابو اسحاق شیرازی سے چلی تھی اور صاحبِ مشکوٰۃ سمیت کئی حضرات نے نقل کی، محققین نے اس کا رد کیا ہے، علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وأما قول ابن الأثير، وابن خلكان ومن سلك مسلكهما من أنه كان في أيام أبي حنيفة أربعة من الصحابة أنس بن مالك بالبصرة، وعبد الله بن أبي أوفى بالكوفة، وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة، وأبو الطفيل عامر بن واثلة بمكة، و لم يلق أحدًا منهم، ولا أخذ عنه، وأصحابه يقولون إنه لقي جماعة من الصحابة و روى عنهم، ولا يثبت ذلك عند أهل النقل، فذاك من باب التعصب المحض؛ لأن ما نقله أصحابه أولى من غيرهم، والرجوع إلى ما نقلوا أولى مما نقله غيرهم؛ لأنهم أعرف بحاله من غيرهم. (مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الآثار: ج5 ص140)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: علامہ ابن اثیر، علامہ ابن خلکان اور جو حضرات ان کی روش پر چلے ہیں ان کا یہ کہنا کہ ”امام ابو حنیفہ کے زمانے میں چار صحابہ موجود تھے، انس بن مالک بصرہ میں، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کوفہ میں، حضرت سہل بن سعد الساعدی مدینہ میں، اور حضرت ابو طفیل بن واثلہ مکہ میں، امام صاحب کی نہ ان چاروں میں سے کسی ایک سے بھی ملاقات ہوئی اور نہ انہوں نے ان سے کوئی روایت کی۔ امام صاحب کے شاگرد کہتے ہیں کہ امام صاحب نے صحابہ کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی لی ہے مگر یہ بات اہل نقل کے نزدیک ثابت نہیں“ یہ بات محض تعصب کی بنیاد پر کہی گئی ہے۔ اس لیے کہ جو بات امام صاحب کے شاگر نقل کرتے ہیں ان پر اعتماد کرنا دوسروں کی بیان کردہ نقول سے بہتر ہے، اس لیے کہ یہ شاگرد دوسروں کی بنسبت امام صاحب کے احوال زیادہ جانتے ہیں۔

خود شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری (م1014ھ) نے مقدمہ ہی میں اس بات کا رد ان الفاظ میں کیا ہے: وقیل ولم یلق أحدا منهم قلت لكن من حفظ حجة على من لم يحفظ والمثبت مقدم على النافي. (مرقاۃ المفاتیح: ج1 ص78 خطبۃ الکتاب)

ترجمہ: بعض نے کہا کہ ”امام ابو حنیفہ کی ان چار صحابہ میں سے کسی سے بھی ملاقات ثابت نہیں“، میں کہتا ہوں کہ جس نے یاد رکھا اس کی بات اس شخص پر حجت ہے جس نے یاد نہ رکھا اور ثابت کرنے والا نفی کرنے والے پر مقدم ہوتا ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صاحب مشکوٰۃ رحمہ اللہ نے مذکورہ حضرات کی جن عبارتوں کو بنیاد بنایا ہے وہ قطعاً بے بنیاد اور دعویٰ محض ہیں جو کہ مذکورہ تصریحات اور محققین کی تحقیقات کی رو سے بالکل باطل ہیں۔ نتیجۃً صاحب مشکوٰۃ کی عبارت تسامح اور غلط ہے۔ لہٰذا امام صاحب کی رؤیت اور روایت ہی راجح ہے۔

www.ahnafmedia.com

سراغِ حقیقت: ......مولانا محمد رضوان عزیز

ایجاد بدعتِ میلاد

انسانیت اپنی ترقی کے مدارج طے کرتی ہوئی یہ حقیقت بھول گئی کہ ہر چیز میں جدت کے شوق نے اسے حقیقت سے کتنا دور کر دیا ہے۔ دیگر مذاہب جو کبھی آسمانی وحی کا مخاطب اول ہوا کرتے تھے آج فرسودہ خیالات وافکار کا ملغوبہ بن چکے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بھی گمراہیاں پھیلی ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ سابقہ اقوام کی جس قدر بربادی ہوئی ہے، اس کے بنیادی سبب دو ہیں، جنہوں نے انسان کی روحانیت کو تباہ کر کے شیطانی مکر وفریب کی چراگاہ بنا دی ہے یہی دو اسباب مذاہب سابقہ کی اخلاقی موت کا سبب بنے۔

1: کتاب اللہ سے دوری۔

2: رجال اللہ سے نفرت۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اس نے کبھی بھی کتاب کو بغیر صاحب کتاب نازل نہیں فرمایا اس لیے کہ ہر کتاب ایک صاحبِ کتاب چاہتی ہے جو اس کے اسرار و رموز سے لوگوں کو آشنا کرے۔ اس کے مغلق اور پیچیدہ مباحث کو قلوب واذہان میں جاگزیں کرے۔

اقوام سابقہ کی یہی بد بختی تھی کہ ان میں سے بعض نے کتاب اللہ کا دامن تھاما اور رجال اللہ کو چھوڑ دیا اور بعض نے رجال اللہ کو تھام کر کتاب اللہ سے اعلان لاتعلقی کر دیا، حالانکہ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم تھیں۔ پہلی جماعت جس نے کتاب اللہ [دستورِ الٰہی] کو کافی سمجھا اور انبیاء علیہم السلام کو صرف اتنی اہمیت دی کہ وہ قاصد

www.ahnafmedia.com

محض ہیں لہٰذا انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے کے سنگین جرم میں ملوث ہوئے، یہ یہود بے بہبود تھے جنہوں نے اپنی فہم و فراست کو معیار بنا کر انبیاء علیہم السلام اور اپنے اہل علم کی فہم و فراست اور تشریحات کو ماننے سے انکار کر دیا اور الحاد کی راہ پر چل نکلے۔

دوسری سوختہ بخت قوم نصاریٰ کی تھی جنہوں نے رجال اللہ کو ایسا تھاما، کتاب اللہ سے روگردانی کی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی محبت میں اس قدر غلو کا شکار ہوئے کہ انہیں خدا کا بیٹا بنا دیا یہ دو حقیقی بدبختیاں تھیں ان اقوام کی جو راندۂ درگاہ ہوئے اور قرآن کی ابدی و ازلی صراحت کے مطابق ضالین [گمراہ] اور بارگاہ الٰہی میں معتوب و مغضوب قرار پائے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بارے میں لسانِ صادق سے خبرِ صادق دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ۔

(بخاری رقم:3456، باب ماذکر عن بنی اِسرائیل)

تم پہلی امتوں کی پیروی کروگے اور قدم بقدم ان کے نقش قدم پر چلوگے۔

آج یہ امت اسی المیہ سے دوچار ہے جس کی خبر پہلے سے دی گئی تھی بعض شوریدہ سر قرآن کی آڑ میں حدیث و سنت سے انکاری ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کو بالکل تیار نہیں ہیں اور قوم یہود کی طرح اپنے آپ کو عقل کل اور چراغ گل سمجھ کر چراغِ راہ گل کر رہے ہیں۔ الحاد کو تحقیق اور شبہات کو بیّنات سمجھ رہے ہیں۔ اسلاف پر بدگمانی سے تجاوز کر کے بدزبانی پر اتر آئے ہیں اور دوسرا طبقہ نصاریٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شخصیات کی محبت میں اس قدر غلو کا شکار ہو چکا ہے کہ کتاب اللہ اور احکام الٰہی کو پس پشت ڈال کر اپنی خود ساختہ عبادات کو ہی ضامن

www.ahnafmedia.com

نجات سمجھ بیٹھا ہے۔

ربیع الاول کے مہینے میں بالخصوص اور بالعموم کوئی دن اس طبقہ نے ایسا نہیں چھوڑا جس میں یہ فرقہ اپنی بدعات کا سنگھاسن دوڑاتا نہ ہو۔ ہر دن طلوع آفتاب کے ساتھ عبادت کی تیاری سے نیا بچہ جمورا نکال لیتے ہیں۔ دیگر خلاف شرع افعال کے ساتھ ساتھ ایک ایسی رسم جو پہلے ادوار میں نہ تھی، قرون اولیٰ میں ڈھونڈھنے سے بھی اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی وہ رسم عیسائیوں سے تحفے میں وصول کر کے دین اسلام میں اس کی پیوند کاری کر لی ہے اور آج بد قسمتی سے اسے دین سے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے وہ رسم "میلاد کے جلوس" ہیں۔ روڈ حادثات کا لفظ تو آپ نے بکثرت سنا ہو گا اب "روڈ عبادات" کا یہ جو طرز چل نکلا ہے بس اللہ ہی اس سے حفاظت فرمائے۔ ؏

اس چمن کی بربادی نہ جانے کہاں تک جائے گی

بانی عید میلاد:

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان رسومات کو جاری کرنے والے کا نام عمر بن محمد موصلی ہے جو عراق کے شہر موصل کا رہائشی ہے سب سے پہلے اس نے یہ بدعت ایجاد کی اور پھر اس کو باضابطہ پذیرائی شاہ اربل ابن مظفر ابوسعید ابن زین العابدین بن علی کی وجہ سے ملی۔ جس کی صراحت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "حسن المقصد فی عمل المولد" میں یوں فرمائی ہے: واول من احدث ذالك ابن المظفر ابوسعيد بن زين العابدين بن علی احد الملوك الامجاد۔

(بحوالہ تاریخ میلاد)

گھر کی گواہی:

مولوی عبد السمیع رامپوری مؤلف "انوارِ ساطعہ" رقم طراز ہیں: بادشاہوں

www.ahnafmedia.com

میں اول ابو سعید مظفر نے مولود شریف تخصیص و تعیین کے ساتھ ربیع الاول میں کیا، غرض اس بادشاہ نے شیخ عمر مذکور کی پیروی اس فعل میں کی۔ (انوارِ ساطعہ ص160)

یعنی اس بدعت کا بانی مبانی اور اس کی تشہیر کرنے والا دونوں حضرات کا تعلق قرون اولیٰ سے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے تقریباً [600] چھ سو سال بعد یہ بدعت ایجاد ہوئی۔

مروجہ میلاد کے مختصر حالات:

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترویج دینے والا مظفر الدین کوبوری یا کوکری کی کنیت ابو سعید ہے قلعہ موصل میں شب شنبہ 27 محرم 549ھ کو پیدا ہوا، 14 برس کی عمر میں اپنے والد کے انتقال پر اس کا جانشین بنا۔ مگر اس کی تربیت کے لیے مقرر کیے گئے اتالیق مقرر کیا جو منظم اربل تھا اس نے اس کے خلاف ایک محضر لکھوا کر اس کو عہدے سے سبکدوش کر دیا اور پہلے قلعہ میں قید کیا پھر ملک بدر کر دیا۔ کوبوری اربل سے بغداد گیا، وہاں سے ناکام پھرتا ہوا "موصل" آیا۔ یہاں کے بادشاہ سیف الدین اتابک نے اس کو حران کی حکومت سونپی۔ مگر یہاں بھی نہ ٹھہرا اور سلطان صلاح الدین کے پاس چلا گیا اور اس کی بہن "ربیعہ" سے شادی کی پھر خوب ترقی کی۔ انتہائی نڈر، شجاع اور مخیر آدمی تھا اس کا سب بڑا کارنامہ عمر بن محمد موصلی کے ایجاد کردہ میلاد کی شاہی خرچ پر تشہیر کرانا ہے۔ شاہ اربل مظفر الدین کوبوری 10 رمضان 630ھ کو انتقال کر گیا اس نے حرم شریف میں دفن کی وصیت کی تھی جس پر بوجوہ عمل نہ ہو سکا اور اسے کوفہ کے قریب مقام مشہد میں دفن کر دیا گیا۔

مروجہ مولود کی پہلی کتاب:

جس مصنف نے سب سے پہلے کتاب تصنیف کی اس کا نام ابو الخطاب عمر بن

www.ahnafmedia.com

حسن بن دحیہ کلبی اندلسی ہے یہ 544ھ میں پیدا ہوا۔ علامہ ابن خلکان کے بقول یہ بہت بڑے عالم فاضل تھے، جب طلب علم کے اسفار میں موصل سے گزرے تو انہیں پتہ چلا کہ یہاں کا بادشاہ مولود شریف کا اہتمام کرتا ہے لہٰذا اس نے اس کی خوشنودی کے لیے ایک کتاب "التنویر فی مولد السراج المنیر" تصنیف کی اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کی۔ سلطان نے خوش ہو کر اسے ایک ہزار اشرفی انعام میں دی۔ اس واقعہ کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "حسن المقاصد" میں بھی نقل کیا ہے۔

کس کس کی بربادی میں تیرا ہاتھ نہیں:

شیطان نے بھی کیسی عجیب چال چلی کہ ترک تقلید کا فتنہ بپا کیا پھر دنیا میں کون سی گمراہی اور بے دینی ہے جس نے ترکِ تقلید کی کوکھ سے جنم نہ لیا ہو شاید آپ کو یہ سن کر حیرت ہو کہ میلاد شریف کی ایجاد و ترویج اور سب منکرات و فواحش وغیرہ سب کچھ غیر مقلدین کا کیا دھرا ہے۔ یعنی یہ "روڈ عبادات کا فتنہ" بھی غیر مقلدیت کا شاخسانہ ہے۔

اس لیے کہ بانی میلاد عمر بن محمد الموصلی مروج میلاد ابو سعید مظفر الدین کوکبوری شاہ اربل اور مصنف کتاب میلاد ابو الخطاب عمر بن حسن بن دحیہ کلبی یہ تینوں غیر مقلد تھے اور طرفہ تماشہ یہ کہ آج تک اس کو منانے والے ترویج دینے والے بھی بریلوی غیر مقلدین ہیں۔ جو دعویٰ تو اتباع امام اعظم رحمہ اللہ کا کرتے ہیں۔ مگر مرضی اپنی کرتے ہیں میلاد کا جلوس امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ سے کہاں ثابت ہے؟ یہ خود ان کے فاسد اجتہاد کی کارستانی ہے اور مذکور تین لوگوں کا غیر مقلد ہونا شبہہ سے بالا تر ہے۔ ابن دحیہ بقول حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ظاہر المذہب تھے ائمہ کے بارے میں بد گوئی کرتے تھے اور شاہ اربل کے حالات میں مذکور ہے کہ وہ سب کو خود

www.ahnafmedia.com

اجتہاد کرنے کا حکم دیتا تھا اور عمر بن محمد الموصلی کی غیر مقلدانہ طبیعت کا اندازہ میلاد کی ایجاد بے بنیاد سے ہی ہو جاتا ہے لہٰذا یہ تینوں "محسنین فرقہ بریلویہ" غیر مقلد ہی تھے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

تلخ حقیقت:

کتنے افسوس کی بات ہے کہ عاملین وشائقین میلاد جو 12 ربیع الاول کو مَرد و زَن کے مخلوط اجتماع، ناچ گانا اور دیگر قباحتوں کے ساتھ ذکر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہی وہ اپنے اس عمل کے لیے دلیل نہ قرآن وحدیث کو بناتے ہیں نہ خلفاء راشدین کو اور نہ ہی ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کو۔ آپ ان کی اخلاقی پستی اور بیمار ذہنیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ سلاطین اور بادشاہوں کی کفش برداری کو دین سمجھ رہے ہیں فرقہ بریلویہ کے معروف مذہبی پیشوا جناب عبدالسمیع رامپوری اپنی بے بسی کی عکاسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"پس خوب سمجھ لو ہم اس میں تابع ہیں دستور العمل سلاطین روم اور فرمانروایانِ ملک شام اور ممالک مغربیہ اور اندلس اور مفتیان عرب کے۔"

(انوارِ ساطعہ ص 293 ضیاء القرآن لاہور)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میلاد کیوں نہ منایا؟:

اگر ہم صرف اسی ایک حقیقت کی طرف توجہ کرلیں کہ بریلویت جس تزک واحتشام سے میلاد مناتی ہے کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا کیا؟ اگر نہیں کیا تو کیا ان کے عشق میں کمی تھی؟ اس حقیقت کی نقاب کشائی کرتے ہوئے ملکہ برطانیہ کے پاس حلف وفاداری اٹھانے والے والے بریلویوں کے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری رقم طراز ہیں:"بشری تقاضوں کے مطابق قرن اول میں صحابہ کرام پر بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم کے پہلو کا زیادہ اثر تھا ولادت اور وفات کا ایک

www.ahnafmedia.com

دن ہونے کے باعث جب یومِ میلاد آتا ہے تو ان پر غم کی کیفیات خوشی کی نسبت بڑھ جاتی تھیں۔ (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص455)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے صدمہ سے دل گرفتہ ہو رہے تھے مگر آج کا کم عقل بدعتی کہتا ہے شیطان رو رہا ہے سب خوشیاں منا رہے ہیں۔ تو معاذ اللہ ثم معاذاللہ کہیں ان کا اشارہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف تو نہیں۔

فرقہ بریلویہ پر انگریز کی کرم نوازیاں:

اس نومولود فرقہ اہل بدعت وفساد پر انگریز کے احسانات اس قدر ہیں کہ ان کا ہر موئے بدن زبان ہو جائے تو بھی یہ حق شکر ادا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے اس 12 ربیع الاول کو جلوس میلاد کی بنیاد ڈالنے والا انگریز ہے۔ خود ذرا ان کے گھر کی گواہی ملاحظہ فرمائیں:

جنگ آزادی 1857ء میں ماسوائے پنجاب تمام مسلمان؛ انگریز کے مخالف تھے اور جنگ آزادی میں فتح کے بعد انگریز حکومت 1857ء کے بعد مسلمانوں کی شدید مخالف رہی اور مسلمانانِ ہندوستان پر جو ظلم ڈھائے اس کے بعد ہمیشہ کی طرح مسلمان ہند نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن مکرم میں ہی پناہ ڈھونڈی ہو گی۔ انگریز حکومت نے پنجاب میں اپنے مدد گار مسلمان جاگیر داروں کے تالیف قلوب کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کو بارہ وفات سے موسوم کر کے 12 ربیع الاول کے دن تعطیل کا سرکلر جاری کیا۔

(رسائل میلاد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم صلاح الدین سعیدی فیضان ختم نبوت)

شاید گم گشتہ راہ کے لیے یہ تحریر سرمۂ بصیرت بنے اور وہ اس حماقت کی

www.ahnafmedia.com

دلدل سے نکل کر اتباع سنت کی حسین شاہراہ پر گامزن ہوں تو میرے لیے باعث نجات ہو گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نام نہاد نام لیواؤ! تم یہ شتر مرغ والی پالیسی چھوڑ دو۔ یا تو خالص مقلد بنو اور یہ میلاد و بدعات وغیرہ چھوڑ دو یا پھر خالص غیر مقلد بن جاؤ۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سراسر سنگ ہو جا

سانحہ راولپنڈی:

روڈ عبادات کا ایک المناک نتیجہ ”سانحہ راولپنڈی“ بھی ہے جب فطرت یزید کو زندہ کر کے ماتم کرنے والے اچانک نمازیوں پر پِل پڑے اور بے گناہ حفاظ طلبہ کرام کو بے دردی سے شہید کیا، مسجد اور مدرسہ کا تقدس پامال کیا۔ یہ انہیں جلوسوں کا نتیجہ ہے جب عوام الناس کو روڈ پر لا کر مذہبی اشتعال کو پھیلایا جائے گا اور ذکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور پاکیزہ عنوان کی آڑ میں کفر سازی کی بھٹیاں گرم کر کے امت کے کچھ حصے کو گستاخ کہا جائے گا تو ملک کا امن کہاں تک درست رہ سکتا ہے؟ اس لیے آسان طریقہ اور ملکی امن وامان کی حفاظت بھی اسی میں ہے کہ عبادات کو عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے۔ عجیب بات ہے کچھ لوگوں نے دس محرم کو پورا ملک جام کیا ہوتا ہے اور کچھ نے 12 ربیع الاول کو۔ حکومت کو اور سنجیدہ ارباب اقتدار کو اس پہلو پر مذہبی و مسلکی تعصب سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے اور ایسی قانون سازی کرنی چاہیے کہ وطن عزیز کا تحفظ بھی ہو اور کسی مسلمان کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ تاکہ ہر بار تعلیم القرآن راولپنڈی والی تاریخ نہ دھرائی جائے ورنہ کب تک مظلوم ظلم کو برداشت کریں گے؟ اگر فریق مخالف کی گنوں سے گولیاں نکلتی

www.ahnafmedia.com

ہیں تو ہماری گنوں سے کب انگور نکلتے ہیں؟ اگر ہمارے معصوم بچوں کو بے دردی سے ذبح کیا جاتا ہے تو ان کے جسم کونسا خنجر یا بلٹ پروف میٹریل سے تیار ہوئے ہیں؟ ہماری مساجد نذر آتش کی جاتی ہیں تو تمہارے گھر اور پناہ گاہیں بھی فائر پروف نہیں ہیں؟ مگر اس سے سوائے دہشت گردی اور لاقانونیت کو فروغ ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

چند گزارشات:

1: مذہبی جلسے جلوس کو مساجد اور امام باڑوں تک محدود کیا جائے۔

2: اشتعال انگیز تقریر و تحریر پر پابندی عائد کی جائے۔

3: غنیۃ الطالبین میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش 10 محرم لکھی ہے اس لیے مناسب ہوگا ناچنے کودنے اور ان رونے پیٹنے والوں کو ایک ہی دن 10 محرم کا پابند بنایا جائے تاکہ ایک ہی دن میں دونوں گھر اپنی خود ساختہ رسومات کو ادا کرلیں اور ملکی معیشت مسلسل ہڑتالوں سے تباہی کا شکار نہ ہو۔

www.ahnafmedia.com

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت

مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل السنت والجماعت کا اتفاقی اور اجماعی عقیدہ ہے اس سلسلہ میں ہمارے فاضل مضمون نگار جناب مفتی عبدالواحد قریشی نے سلسلہ وار دو قسطیں "عقیدہ حیات النبی اور آیات مبارکہ" اور "عقیدہ حیات النبی اور احادیث مبارکہ" ادارہ کو بھیجی تھیں جنہیں ہم نے قارئین تک بہم پہنچایا۔ اب انہی کے قلم سے "عقیدہ حیات النبی اور اجماعِ امت" کے نام سے تیسری قسط پیش کرنے لگے ہیں۔ (ادارہ)

اجماع: امت کے اکٹھے فیصلے کو کہا جاتا ہے۔ اجماع امت کا ماننا بہت ضروری ہے اجماع امت کے انکار کر دینے پر بعض صورتوں میں بندہ کافر ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں کافر تو نہیں ہوتا مگر فاسق [انتہائی گناہ گار اور بدعتی] ہو جاتا ہے۔

اجماع امت کا ثبوت قرآن پاک سے:

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا۔ (سورۃ النساء: 115)

ترجمہ: جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے کی پیروی کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی اور دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

تفسیر: اس آیت کی تشریح میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم [سابق چیف جسٹس شریعہ کورٹ آف پاکستان] فرماتے ہیں اس آیت سے علماء

www.ahnafmedia.com

کرام بالخصوص امام شافعی رحمہ اللہ نے اجماع کی حجیت پر استدلال کیا ہے یعنی جس مسئلے پر پوری امت متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر برحق ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔

(آسان ترجمہ قرآن تشریحات کے ساتھ ج1 ص297)

اجماع امت کا ثبوت حدیث شریف سے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما أن رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم قال إن الله لا یجمع أمتی أو قال أمة محمد صلی اللہ علیه و سلم علیٰ ضلالة وید اللہ مع الجماعة ومن شذ شذ إلی النار۔

(سنن ترمذی ج2 ص39، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، رقم:2167)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر اجماع نہیں کرنے دے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو شخص [اجماعِ امت] سے علیحدہ ہوا جہنم جائے گا۔

امت مسلمہ کے مقتدر عالم دین:

1: دو سو سے زائد کتب کے مصنف اصولی، فقیہ علامہ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نحن نؤمن ونصدق بأنه صلی اللہ علیه وسلم حي یرزق فی قبره وان جسده الشریف لاتأکله الارض والاجماع علیٰ هذا۔

(القول البدیع فی صلوة علی الحبیب الشفیع ص172)

ترجمہ: ہمارا ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں رزق بھی ملتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو زمین والی مٹی نہیں کھا سکتی اور اس عقیدہ پر پوری دنیا کے مسلمان متفق ہیں۔

www.ahnafmedia.com

2: علامہ ابن حجر ہیثمی الشافعی رحمہ اللہ بھی اپنی کتاب میں اس عقیدہ پر امت اسلامیہ کا اجماع نقل فرمایا ہے۔ (الدر المنضود فی الصلوۃ علی صاحب المقام المحمود ص95)

3: محمد بن علان الصدیق الشافعی رحمہ اللہ م1057ھ فرماتے ہیں: والاجماع علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم حیی فی قبرہ علی الدوام۔

(دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ج7ص196،195)

4: شیخ داود سلیمان البغدادی م1299ھ فرماتے ہیں: وروی البیہقی وغیرہ باسانید صحیحۃ عند صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الانبیاء ((احیاء فی قبورھم یصلون)) وورد ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء وقد اطبق الصلحاء علی ذالک۔ (المنحۃ الوہبیہ فی رد الوہابیہ ص600)

ترجمہ: شیخ داود سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بیہقی اور دوسرے محدثین کرام رحمہم اللہ نے صحیح سند کے سے یہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ بے شک اللہ رب العزت نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے اور اسی بات پر علماء کا اجماع ہے۔

5: فقیہ النفس سرپرست اول دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ کتاب الایمان والکفر باب زندوں کا مردوں سے مدد مانگنا ص69)

6: مرشد العلماء شارح ابی داود حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عقیدہ سب کا یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

(البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ باب بحث طعام محفل مولد ص199)

7: شیخ الحدیث نصیر الدین غور غشتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے عزیز تمام

www.ahnafmedia.com

اہل السنۃ والجماعۃ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضرات شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔
(مجالس غور غشتوی ص156 مدرسہ فاروقیہ پشاور)

اور ارشاد فرمایا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ المرقاۃ شرح مشکوۃ میں یہ حدیث لکھی ہے: من صلی علی عند قبری سمعتہ ۔ جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔

اس کے تحت لکھتے ہیں ای سماعا حقیقتا بلاواسطۃ یعنی جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود سنتا ہوں یعنی حقیقی طور پر فرشتوں کے توسط کے بغیر میں خود سنا تا ہوں...... ہم نے مشکوۃ کے حاشیہ میں سمعتہ کی شرح میں ہم نے صاف طور پر لکھ دیا کہ سماعا حقیقتا بلاواسطہ اور لفظ نائیا کی شرح میں لکھا ہے ای بعیدا یعنی جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا تو اس کی مجھے کسی فرشتہ کے ذریعہ سے خبر دی جاتی ہے...... ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ سماع وصلوۃ وسلام کا مسئلہ کوئی کنایہ یا رمز نہیں بلکہ حقیقی سماع پر محمول ہے...... یہی ہمارا اور ہمارے اساتذہ کرام مشائخ عظام ااور تمام اکابر کا مسلک اور عقیدہ ہے (مجالس غور غشتوی ص69،70)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں قریب قریب اہل حق اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ (اشرف الجواب ص210)

اور آگے فرماتے ہیں یہ بات بالاتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں۔ (اشرف الجواب ص211)

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

www.ahnafmedia.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے۔ (کفایت المفتی ج1ص196)

استاذ المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام اہل السنۃ والجماعۃ [حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی] [یعنی پوری امت مسلمہ۔ از ناقل] کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز وعبادات میں مشغول ہیں۔ (سیرت مصطفےٰ ج3ص249)

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی پاک قبروں میں زندہ ہیں قبور پر حاضر ہونے والے کا صلوۃ وسلام سنتے ہیں یہ علماء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے علماء دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے پایا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام ج7ص181)

www.ahnafmedia.com

”ضربِ حق“ تحقیق کے آئینے میں

☼مفتی شبیر احمد حنفی حفظہ اللہ

محترم قارئین! غیر مقلدین کے مسلک اور ذہنیت کے ترجمان رسالہ ”ضربِ حق“ جو دراصل مضروبِ حق ہے، پر تحقیقی تبصرہ پیش خدمت ہے۔

شمارہ نمبر 43 پر تبصرہ:

☆ مضروب حق کے ایک وظیفہ خوار عبد اللہ سلیم نے (ص:3،2) پر لکھا:

”اب ذرا اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں اور مسلمانوں کی تحریف لفظی کی مماثلت یہود و نصاریٰ سے ملاحظہ فرمائیں: مشہور دیوبندی عالم محمود الحسن ”شیخ الہند“ صاحب لکھتے ہیں ارشاد ہوا: ﴿فَإِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٍ فَرُدُّوۡهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ وَإِلٰى أُوۡلِي الۡأَمۡرِ مِنۡكُمۡ﴾ (النساء:59) ...... حضرات: (و الی اولی الامر منکم) کا اضافہ اپنے مُدّعا تقلید کو ثابت کرنے لیے تحریف لفظی کی بدترین مثال ہے۔“

تبصرہ:

معترض کا یہ الزام باطل ہے، اس لیے کہ

1: اس کی تصحیح ہو چکی ہے اور ادلہ کاملہ (ص18، 19 طبع قدیمی کتب خانہ) میں اس پر مستقل عنوان ”ایک ضروری تنبیہ“ کے نام سے موجود ہے جس میں اعتذار کے ساتھ اس کا ازالہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد اعتراض کرنا فضول ہے۔

2: حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں آیت کا اس طرح لکھا جانا یقیناً کاتب کی غلطی تھی، اس لیے کہ اصل عبارت یوں ہے: ”اسی طرح پر اطاعت انبیائے کرام علیہم السلام و جملہ اولی الامر بعینہ اطاعت خداوند جل جلالہ خیال کی جائے گی اور

www.ahnafmedia.com

متبعین انبیاء کرام اور دیگر اولو الامر کو خارج از اطاعتِ خداوندی سمجھنا ایسا ہو گا جیسا متبعینِ احکامِ حکام ماتحت کو کوئی کم فہم خارج از اطاعت حکام بالا دست کہنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا: فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ وَإِلٰى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ، اور ظاہر ہے کہ اولو الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور کوئی ہیں، سو دیکھیے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔ (ایضاح الادلہ: ص97)

اس عبارت میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے آیت پیش کرنے سے پہلے چار مرتبہ ''اطاعت'' کا لفظ لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ یہ آیت پیش کرنا چاہتے تھے: يَاۤ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (اے ایمان والو! اللہ ورسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اولی الامر ہوں) مگر کاتب نے آیت کا پہلا حصہ چھوڑ کر نیچے والی آیت جس میں فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ موجود تھا ان الفاظ کو نیچے والی آیت سے اٹھا کر اوپر والی آیت میں لگا دیا جس کی وجہ سے آیت لکھنے میں غلطی واقع ہو گئی ہے۔

3: حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اپنی اسی کتاب میں یہ آیت درست لکھی ہے ملاحظہ ہو: ''قاضی کا بحکمِ آیت: اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ، نائب خداوندی ہونا ظاہر اور حقیقت شناسان معانی کے نزدیک ارشاد واجب الانقیاد۔''

(ایضاح الادلہ: ص256)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ پر الزام لگانا بد دیانتی کی بدترین مثال ہے۔

اگر کاتب کی غلطی کو ''تحریف'' کہا جاتا ہے جیسا کہ اہلِ باطل کہہ رہے ہیں تو

www.ahnafmedia.com

پھر ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ خود غیر مقلدین کے بزرگوں نے بھی آیات قرآنیہ میں خوب خوب تحریف کی ہے۔ مثلاً

1: فضل حق غیر مقلد نے اپنی کتاب "اثبات الالہام و البیعۃ" میں ص: 36، 37، 98، 161 میں

2: میر نور الحسن خان بن نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب "عرف الجادی" میں ص: 98، 144 میں

3: اس طرح خود نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب "الروضۃ الندیۃ" میں

4: اور علامہ وحید الزمان نے اپنی کتاب "نزل الابرار" میں کئی مقامات پر آیات غلط لکھی ہیں، تو آپ ہمت کر کے لکھ دیں کہ ان حضرات نے ان مقامات پر تحریف کی ہے۔ معلوم نہیں آپ نے ان سے کیوں چپ سادھ لی۔ لگتا ہے دال میں کچھ کالا ہے۔

تنبیہ:

1: اسی لکھاری نے اسی مضمون میں ایک آیت یوں لکھی: ماتتلو الشیطین علی ملك سلیمان۔ (ص5)

لیکن قرآن کریم میں یہ آیت یوں ہے: ﴿مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ﴾ (یعنی دو الف کے ساتھ ہے)

2: اسی شمارے کے ایک مضمون نگار چکوی صاحب نے ایک آیت یوں لکھی ہے: وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مبِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ (ص32)

حالانکہ قرآن مجید میں یوں ہے: ﴿وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ م بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾

3: اسی ضربِ حق کے اسی شمارے میں محمد یعقوب اٹکی نے آیت کے الفاظ یوں لکھے: كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَمنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ (ص43)

www.ahnafmedia.com

عبداللہ سلیم کو چاہیے کہ اس اٹکی سے پوچھے کہ (آمنبتت) قرآن میں اسی طرح کہاں لکھاہے؟ورنہ غیرت کا ثبوت دے کر اس کا بھی رد لکھے اور ان کو محرفین قرآن میں شمار کرے۔

4: اسی شمارہ نمبر 43 میں جناب کے "فضیلۃ الشیخ" مسعود عالم کا خطبہ چھپا ہے،اس میں آیت یوں لکھی : ﴿وَأَمْوَالُنِا قْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا﴾ (ص48) جب کہ قرآن مجید میں آیت کے الفاظ یوں ہیں:﴿وَأَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا﴾

کیاغیر مقلدین میں کوئی رجل رشید نہیں جو عبداللہ سلیم کو سمجھائے کہ جاہل ہو کر "محقق" نہ بنو ورنہ بھرے چوک میں "عزت" کا بھانڈا پھوٹ جائے گا اور "بے عزتی" مزید خراب ہو جائے گی۔

☆ عبداللہ سلیم نے اپنے فرقے کے بارے میں لکھا:"جب [ہم]حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کے فضائل بیان کرتے ہی تو[لوگ ہمیں]ناصبی کہتے ہیں۔" (ص4)

تبصرہ:

قارئین کرام! آپ مسلک غیر مقلدین کے معروف "علامہ" وحید الزمان کی زبان ملاحظہ فرمائیں، پھر خود فیصلہ کریں کہ یہ فرقہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل بیان کرتا ہے یا........؟ چنانچہ لکھتے ہیں:"اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہر گز روا نہیں۔" (لغات الحدیث:ج2ص70)

ایک مقام پر یہی علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:"سچی بات یہ ہے کہ معاویہ پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی۔" (لغات الحدیث:ج2ص251)

www.ahnafmedia.com

اہل حدیث مولوی "علامہ" محمد اسحاق کی زبان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف غلاظت بکتی ہے، اسے سن کر شریف النفس انسان کہاں تسلیم کرے گا کہ غیر مقلد صحابہ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ (دیکھیے خطبات اسحاق وغیرہ)

اب بھی غیر مقلدین یہ کہیں کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب بیان کرتے ہیں، تو ان کو کچھ شرم آنی چاہیے۔

☆حفیظ الرحمٰن (چکی) نے لکھا:

"امام اعظم جناب محمد رسول اللہ کی شریعت وسیرت کا دفاع الخ" (ص24)

تبصرہ:

چکوی صاحب کا دماغ شاید لفظ "چکی" سے متاثر ہو کر چکی کے پاٹ کی طرح گھوم گیا ہے۔ اس لیے کہ "امام اعظم" سے مراد اصطلاحِ علماء میں ائمہ مجتہدین متبوعین میں بڑے امام ہیں اور وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ لقب تو امتی کا تھا آپ نے پیغمبر علیہ السلام کے لیے استعمال کر لیا، ممکن ہے موصوف جوشِ خطابت میں آ کر "صدیق اکبر" اور "فاروق اعظم" کے مخصوص القابات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بجائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال شروع کر دیں، آخر کارنامہ تو سرانجام دینا ہے۔

سردست چند علماء اور خود غیر مقلدین کے چند حوالے پیش خدمت ہیں جنہوں نے "امام اعظم" کا لقب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے استعمال کیا ہے۔

1) ابن اثیر الجزری (الکامل فی التاریخ ج5 ص192)

2) ملا علی قاری (معتقد ابی حنیفۃ: ج1 ص62)

3) ابو الحسن اشعری (الابانۃ ج1 ص87)

www.ahnafmedia.com

4)	امام عبد الحئی بن احمد	(شذرات الذہب ج8 ص168)
5)	امام سمعانی	(الانساب ج3 ص379)
6)	علامہ ذہبی	(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص126)
7)	امام شعرانی	(المیزان الکبریٰ ج1 ص50)
8)	صادق سیالکوٹی غیر مقلد	(صلوۃ الرسول مع التخریج ص164)
9)	محمد ابراہیم میر سیالکوٹی غیر مقلد	(تاریخ اہل حدیث ص37)
10)	میاں نذیر حسین دہلوی	(فتاویٰ نذیریہ ج3 ص131)

☆ اسی لکھاری چکوی صاحب نے ص25 پر مزید لکھا: "مولوی عبد القدیر دیوبندی لکھتے ہیں: ابن اسحاق دجال اور کذاب ہے۔ (تدقیق الکلام ج1 ص165)"

تبصرہ:

یہ دیوبندیوں کا نہیں امام مالک، امام ہشام بن عروہ رحمہا اللہ وغیرہ کا کلام ہے جو ائمہ ناقدین نے ذکر کیا ہے، دیوبندی محض ناقل ہیں۔ اپنی توپ کا رخ ان حضرات کی طرف پھیریں اور دھوکہ بازی اور جعلسازی سے باز رہیں۔

☆ اسی حفیظ الرحمٰن چکوی نے ص26 پر لکھا: "مولانا مرغیانی رقمطراز ہیں: امام ابو حنیفہ حضرت سلمان فارسی سے افضل ہے۔ (مقدمہ الہدایہ ص6)"

تبصرہ:

اس کا آسان جواب تو یہ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین، مزید عرض ہے:

1: مقدمۃ الہدایہ جو علامہ مرغینانی رحمہ اللہ (چکوی صاحب نے "مرغیانی" لکھا، جسے مصنف کا نام بھی ٹھیک طرح سے نہیں آتا وہ اعتراض کرتا پھرتا ہے انف فی الماء واست فی السماء) نے لکھا ہے اس میں یہ عبارت نہیں۔ یہ چکوی کا بہتان ہے۔

www.ahnafmedia.com

2: ہدایہ مطبوع کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جو مولانا عبدالحئ لکھنوی کا لکھا ہوا ہے۔اس میں سے ایک عبارت ہم نقل کرتے ہیں، ممکن ہے چکوی صاحب نے اسی کے معنٰی ومفہوم کو اپنے پلید ذہن سے غلط رنگ دے کر اعتراض گھڑا ہو،عبارت یہ ہے:وقال الشامی:واما سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ فھو وان کان افضل من ابی حنیفۃ من حیث الصحبۃ لکنہ لم یکن فی العلم والاجتہاد ونشر الدین وتدوین احکامہ کابی حنیفۃ رحمہ اللہ وقد یوجد فی المفضول مالا یوجد فی الفاضل۔

(مقدمۃ الہدایۃ لعبدالحئ اللکھنوی:ص7)

ترجمہ: علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے افضل ہیں کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے(اور صحابی بنے ہیں)لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جس طرح علم، اجتہاد اور دین کی نشرواشاعت اور تدوین احکام کے امور سرانجام دیئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ امور نہ کیے تھے اور کبھی کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے کہ مفضول میں کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو افضل میں نہیں ہوتیں۔

قارئین کرام غور فرمائیں!

1: اس میں صراحتاً حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دو جگہ پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے افضل کہا گیا ہے اور ان کا شرفِ صحابیت تسلیم کیا گیا ہے لیکن چکوی کی امانت ودیانت کو بھی داد دیجیے کہ اس نے تحریف میں یہود کے بھی کان کاٹ دیے۔

2: اس میں واضح یہ کہا گیا ہے کہ بعض مرتبہ کم مرتبہ کا شخص ایسا کام کرلیتا ہے جو اعلیٰ مرتبہ کے افراد نے نہیں کیے ہوتے۔مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج فرمایا آج کوئی غیر مقلد اٹھے اور کہے کہ"فلاں نے چونکہ بیس حج کیے ہیں اس لیے وہ

www.ahnafmedia.com

نبی سے افضل ہے“ (معاذاللہ) تو اس غیر مقلد کو بے وقوف ہی کہا جائے گا۔اگر کوئی غیر مقلد کہے کہ ”فلاں صحابی نے دس سال نمازیں ادا کی تھیں اور میں نے بیس سال ادا کی ہیں لہٰذا میں اس صحابی سے افضل ہوں“تو اس غیر مقلد کو عقل سے پیدل کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے! چکوی صاحب!اگر کوئی سنجیدہ اعتراض ہے تو کرو ورنہ اپنی اوقات میں رہتے ہوئے اپنی عزت کی لاج رکھو۔

☆ ایک لکھاری محمد یعقوب اٹکی نے لکھا:”فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔اس شخص کو زکوۃ دینا جائز ہے جو صاحبِ نصاب نہ ہو اگرچہ تندرست اور کمائی کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو، یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے مگر امام ابو حنیفہ نے اس مسئلے میں مندرجہ ذیل احادیث کا انکار کیا ہے۔“

پھر آگے دو حدیثیں ذکر کی ہیں۔ ایک میں ہے کہ دو صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مالِ زکوۃ لینے گئے اور دونوں تندرست تھے تو آپ نے انہیں فرمایا:”اگر چاہو تو میں تمہیں مال دے دوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مال میں نہ تو کسی دولت مند کا کوئی حصہ ہے اور نہ کسی طاقتور(صحت مند) کمانے والے کا“اور دوسری حدیث میں ہے:”صدقہ نہ کسی دولت مند کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صاحبِ قوت اور صحت مند انسان کے لیے۔“ (مضروبِ حق:ص42،43)

تبصرہ:

امام اعظم رحمہ اللہ کا موقف سمجھنے کے لیے بصیرت چاہیے، غیر مقلدین کی بغضِ فقہاء سے بھری ہوئی عقل ان مسائل کو کیا خاک سمجھے گی؟

اصل مسئلہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ غنیٰ جس کی وجہ سے زکوۃ لینا حرام ہے وہ انسان کا صاحبِ نصاب ہونا ہے۔اگر کوئی شخص صاحب

www.ahnafmedia.com

نصاب نہیں تو وہ زکوۃ لے سکتا ہے۔ (المسائل والدلائل: ص404)

اس کی دلیل متفق علیہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور چند ہدایات دیں، ایک ہدایت یہ بھی تھی: أَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْہِمْ صَدَقَةً فِی أَمْوَالِہِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِیَائِہِمْ وَتُرَدُّ عَلَی فُقَرَائِہِمْ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: اللہ نے ان پر زکوۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اغنیاء سے لی جائے گی اور ان کے فقراء کو دی جائے گی۔

حدیث میں "غنی" سے مراد "صاحب نصاب" ہے، تو اس کے مقابلہ میں "فقیر" وہ ہو گا جو صاحب نصاب نہ ہو، وجوب زکوۃ کے لیے نصاب خود حدیث میں موجود ہے: لَیْسَ فِیمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث980)

کہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوۃ واجب نہیں۔ ایک اوقیہ چالیس درہم یعنی ساڑھے دس تولہ کے برابر ہوتا ہے، اس طرح پانچ اوقیہ دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولہ تقریباً چاندی کے برابر ہے۔ (مظاہر حق جدید: ج2ص188)

اس وضاحت کے بعد عرض ہے کہ ایسا آدمی جو کمانے پر قادر ہے لیکن صاحب نصاب نہیں تو وہ غنی نہیں بلکہ فقیر ہے اور مذکورہ حدیثوں کے پیشِ نظر زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ لہذا محمد یعقوب اٹکی نے نا سمجھی میں جو حدیثیں نقل کی ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ

1: تندرست آدمی کے لیے زکوۃ کا حلال نہ ہونا باب اخلاقیات میں سے ہے یعنی اس کے لیے زکوۃ کا سوال کرنا اور زکوۃ کا مال لینا جائز تو ہے لیکن مناسب نہیں۔ یہی بات امام ترمذی رحمہ اللہ (م۲۷۹ھ) نے بیان کی ہے: وھذا الحدیث عند بعض اھل

www.ahnafmedia.com

العلم عن المسالة۔ (جامع الترمذی: باب من لا تحل لہ الصدقۃ)

کہ بعض اہل علم کے ہاں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ تندرست آدمی کے لیے سوال کرنا درست نہیں۔

2: اس میں کمالِ حِلّ کی نفی ہے نہ کہ اصلِ حِلّ کی۔ (الدر المنضود: ج3 ص103)

اگر آپ کا یہی موقف ہے کہ تندرست محتاج کو زکوۃ دینا جائز ہی نہیں تو اس حدیث میں الفاظ "اگر چاہو تو میں تمہیں مال دے دوں الخ" سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی چاہت پر زکوٰۃ دینے کو معلق کرنا کسی صورت درست نہ ہوتا کیونکہ اگر زکوٰۃ ان کے لیے سرے سے حلال ہی نہ ہوتی تو ان کی چاہت کا کیا مطلب؟ نیز اگر ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوتی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تعلیق کیوں فرماتے؟

شمارہ نمبر 44 کا جواب:

☆ مضروبِ حق کے ایک لکھاری ابو عبداللہ نے لکھا: "ہمارے اسلاف میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نام پے نام رکھنا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے نام پے نام رکھنا [جیسے] نواب صدیق الحسن خان رح۔۔۔ ہم اپنے لیے باعث سعادت بھی سمجھتے ہیں اور باعث فخر بھی سمجھتے ہیں۔" (ص11)

تبصرہ:

معلوم ہوا کہ یہ نواب صدیق الحسن خان کو اپنے اسلاف میں مانتے ہیں لیکن اسی شمارہ میں جس شخص کی سوانح عمری لکھی گئی ہے (ص2 تا 8) اس کا بیان ہے:

"نواب صدیق حسن خان... جیسے غیر اہل حدیث اشخاص الخ" (الحدیث: ش69 ص16)

موصوف نے تو نواب صاحب کو اہل حدیث (المعروف غیر مقلد) ہی ماننے سے انکار کر دیا۔ بتایا جائے کہ ان ہر دو میں سے سچا کون ہے اور ؟؟؟

www.ahnafmedia.com

☆ اسی ابو عبد اللہ نے لکھا: ”اگر کوئی مؤرخ یا کوئی بدبخت تحقیق کرتے کرتے یہ کہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کیوں شہید ہوئے، حسین رضی اللہ عنہ دنیا کے لیے گئے تھے، حسین رضی اللہ عنہ اقتدار کے لیے گئے تھے، کوئی کہتا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ حکومت لینے گئے تھے، کوئی کہتا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ خلافت لینے گئے تھے، کوئی کہتا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ نے دین کے لیے لڑائی نہیں کی۔۔۔جو کہتا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ اقتدار کے لیے گئے تھے وہ جھوٹ بولتا ہے، بکواس کرتا ہے۔“

تبصرہ:

مضروبِ حق کے اس لکھاری کو کوئی سمجھائے کہ تمہارے ہی ”مسلک“ کے ایک مؤرخ حکیم فیض عالم صدیقی نے لکھا ہے: ”اب اگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے امیر یزید رح کی مفروضہ برائیوں، بداعمالیوں اور فسق وفجور سے متاثر ہو کر اعلان جہاد کیا تھا تو آخر وقت میں اس جہاد سے منحرف کیوں ہو گئے اور کیوں کہا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو یا واپس جانے دو یا یمن کی سرحدات کی طرف نکل جانے دو۔ اپنے موقف سے رجوع صریحاً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اعلاء کلمۃ الحق کے لیے عازم کوفہ نہیں ہوئے تھے بلکہ حصول خلافت کے لیے آپ نے یہ سفر اختیار کیا تھا۔“

(واقعہ کربلا صحیح تصویر از فیض عالم صدیقی ص18)

اور یہ حکیم فیض عالم صدیقی اہل حدیث (یعنی غیر مقلد) تھا۔

(تذکرۃ علماء اہل حدیث، کامران اعظم سوہدروی: ص162، شہید اسلام احسان الہی ظہیر: ص49)

مضروب حق کے مدیر کو چاہیے کہ اگلے شمارہ میں یہ لکھوا دے کہ ہمارے غیر مقلد جھوٹے اور بکواسی ہیں۔

نوٹ: ”تذکرۃ الرشید پر ایک طائرانہ نظر“ کا جواب ان شاء اللہ اگلے شمارہ میں۔

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 3: ✍......مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ

منکرین حیاتِ قبر کا ایک اور مغالطہ

بجواب: اکابر کا باغی کون؟

اہل اشاعت کا مؤلف اور مغالطہ دیتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"اکابر علماء دیوبند قبر کے دو مفہوم بیان کرتے ہیں (1) قبر لغوی معنی مقر المیت (میت کے ٹھہرنے کی جگہ) (2) قبر شرعی بمعنی عالم برزخ، نیز ساتھ یہ تصریح بھی فرماتے ہیں کہ یہ زمینی گڑھا اصلی اور شرعی قبر نہیں اصلی اور شرعی قبر عالم برزخ ہے جبکہ غالی اتحادی گروہ زمینی گڑھا کو اصلی اور شرعی قبر قرار دیتے ہیں اور قبر بمعنی عالم برزخ کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ جن اکابر نے اصلی قبر عالم برزخ قرار دیا ہے ان کو قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر بھی کہتے ہیں البتہ براہ راست اس اکابر علماء دیوبند کا نام استعمال کر کے نشانہ اکابر کو بناتے ہیں۔"

(اکابر کا باغی کون ص138،137)

قارئین کرام؛ ہمارے جتنے اکابر علماء دیوبند نے عقیدہ حیات قبر پر قلم اٹھایا ہے انہوں نے یہ بات وضاحت کے ساتھ لکھی ہے کہ قبر سے مراد صرف یہ گڑھا نہیں ہے جس میں جردہ انسان کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ قبر سے مراد عالم برزک ہے اور عالم برزخ موت سے لے کر قیامت تک کے وقت کو کہتے ہیں ہمارے اکابر نے یہ جملہ بول کر قبر کی جزاء وسزاء کا انکار بالکل نہیں کیا بلکہ اکابر نے یہ جملہ بول کر قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کی ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ قبر سے مراد برزخ ہے تو قبر کے مفہوم میں اتنی وسعت آجاتی ہے کہ مدفن ارضی سمیت مردہ انسان کا ہر مقام اس کے

www.ahnafmedia.com

مفہوم میں آجاتا ہے پس جو مردہ مدفن ارضی میں ہے وہ بھی قبر وبرزخ میں ہے جو مردہ شیشے کی الماری میں رکھا گیا ہے وہ بھی قبر وبرزخ میں ہے اور جو مردہ خاک وراکھ میں ہے وہ بھی قبر وبرزخ مین ہے اور جو مردہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ میں ہے وہ بھی قبر وبرزخ میں ہے اور جو مردہ کسی درخت کی ٹہنی پر لٹکا ہوا ہے وہ بھی قبر وبرزخ میں ہے الغرض مردہ انسان جہاں بھی ہے قبر وبرزخ کا مفہوم اس کو شامل ہے اور قبر وبرزخ کے مفہوم میں اتنی تضاد اور تنافی بھی نہیں ہے کہ ایک دوسرے کی نفی ہو جائے بلکہ یہ دونوں ایک دوسرے پر صادق آتے ہیں کیونکہ قبر مردہ انسان کے لیے ظرف مکان ہے اور برزخ مردہ انسان کے لیے ظرف زمان ہے پس یہ دونوں باتیں بیک وقت سچی آتی ہیں کہ مردہ انسان قبر میں بھی ہے اور برزخ میں بھی ہے قبر اس کے لیے ظرف مکان ہے برزخ اس کے لیے ظرف زمان ہے دیکھیئے کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی نفی ہو جاتی ہے مثلاً زید مسجد میں ہے گھر میں نہیں ہے زید مسجد میں بھی ہو اور گھر میں بھی یہ دونوں باتیں بیک وقت سچی نہیں ہو سکتیں اسی طرح ایک زمان سے دوسرے زمان کی نفی ہو جاتی ہے مثلاً زید دن میں ہو گا یا رات میں یہ دونوں باتیں سچی نہیں ہو سکتیں کہ زید دن میں بھی ہو اور رات میں بھی ہو پس ثابت ہوا کہ ایک زمان سے دوسرے زمان کی نفی ہوتی ہے اور ایک مکان سے دوسرے مکان کی نفی ہوتی ہے لیکن ایک زمان سے دوسرے مکان کی نفی نہیں ہوتی ہے اور ایک مکان سے دوسرے زمان کی نفی نہیں ہوتی ہے مثلاً اگر ہم کہہ دیں کہ زید جمعہ کے وقت جامع مسجد میں تھا یہ دونوں باتیں صحیح ہیں ان دو باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے جامع مسجد زید کے لیے ظرف مکان ہے اور جمعہ کا وقت اس کے لیے ظرف زمان ہے اگر کوئی شخص کہے کہ یہ دونوں باتیں صادق نہیں آتی یا کہو زید مسجد میں ہے یا کہو جمعہ کے

www.ahnafmedia.com

وقت میں ہے تو وہ شخص پرلے درجے کا احمق سمجھا جائے گا کیونکہ زمان اور مکان میں کوئی تنافی نہیں ہے پس اسی طرح جو شخص کہتا ہے عذاب یا قبر میں ہونا چاہیئے یا برزخ میں تو یہ بھی پرلے درجہ کا احمق ہے حقیقت یہ ہے کہ عذاب قبر میں بھی ہے اور برزخ میں بھی ہے قبر عذاب کے لیے ظرف مکان ہے اور برزخ عذاب کے لیے ظرف زمان ہے یہ دونوں باتیں بیک وقت صادق آتی ہیں ان دو باتوں میں تضاد اور تنافی نہیں ہے یہ وہ باتیں ہیں جس کو صرف بہائی پڑھنے والا طالب علم بھی جانتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ منکرین حیات قبر کے بڑے بڑے بڑے شیخ الحدیث شیخ القرآن اور بڑے بڑے محقق اور مناظر قبر و برزخ کے مفہوم میں تضاد سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ عذاب قبر میں ہو گا تو برزخ میں نہیں ہو گا اور اگر برزخ میں ہو گا تو قبر میں نہیں ہو گا حالانکہ یہ صریح مغالطہ ہے جب کہ قبر و برزخ کے مفہوم میں کسی قسم کا تضاد اور تنافی نہیں ہے۔

مناظر صاحب کا صریح جھوٹ:

اہل اشاعت کے مناظر نے جو یہ لکھا ہے ”جبکہ غالی اتحادی گروہ زمینی گڑھا کو اصلی اور شرعی قبر قرار دیتا ہے اور قبر بمعنی عالم برزخ کا نہ صرف انکار کرتا ہے۔ “

(اکابر کا باغی کون؟ص138)

تو یہ مناظر صاحب کا صریح اور واضح جھوٹ ہے ہمارے اکابر اور اصاغر میں سے کسی ایک نے قبر بمعنی برزخ کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ سب حضرات اس حقیقت کو تسلیم کرتے چلے آرہے ہیں البتہ مناظر صاحب کی مذہبی برادری برزخ کو ظرف زمان کی بجائے ظرف مکان سمجھتی ہے اس لیے یہ لوگ کہتے ہیں کہ عذاب قبر میں ہو گا یا برزخ میں ہو گا دونوں باتیں بیک وقت سچی نہیں آسکتیں ان لوگوں کی بنیادی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لیے ہمارے علماء ان سے پوچھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر

www.ahnafmedia.com

چند قبروں پر ہوا جن میں عذاب ہو رہا تھا تو ہمارے علماء پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر انہیں قبروں کو دیکھ کر بدکا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر برزخی مکان پر گزرا تھا اسی طرح ہمارے علماء ان سے سوال کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر شب معراج کے موقعہ پر سرخ رنگ کے ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک پر گزر ہوا تھا یا کہ کسی برزخی مکان پر تو یہ لوگ علماء حق کے اس قسم کے سوالات کے جوابات سے عاجز آجاتے ہیں تو یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ علماء دیوبند قبر بمعنی برزخ کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک خلاف واقعہ بات ہے پس ثابت ہوا کہ ہمارے اکابر علماء دیوبند اہل السنۃ والجماعۃ رحمہم اللہ قبر بمعنی برزخ کہہ کر قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرتے ہیں تاکہ مردہ انسان کا ہر مقام قبر کے مفہوم میں داخل ہو جائے لیکن یار لوگوں نے اکابر کی اس بات کا مطلب الٹا سمجھا ہے خود اصلی قبر کو قبر کے مفہوم سے خارج کر دیا اب دیکھیئے اکابر کی باتوں کا مفہوم الٹا سمجھنے والے علماء حق کو طعنہ دیتے ہیں کہ تم اپنے اکابر کے باگی ہو گئے ہو پس قبر بمعنی برزخ پر ہمارے تمام اکابر اصاغر کا ایمان ہے ہمارے اکابر نے یہ جملہ بول کر مدفن ارضی سمیت مردہ انسان کے ہر ٹھکانے کو قبر کے مفہوم میں داخل کیا ہے اور منکرین حیات قبر نے اس جملے کا الٹا مطلب لے کر خود اصلی قبر کو قبر کے مفہوم سے خارج کر دیا اب ہمیں بتایا جائے کہ اکابر کا باغی کون ہے؟

علماء نے اکابر کی اس بات سیدھا مطلب لیا ہے اور مماتیوں نے الٹا مطلب لیا ہے دلیل اس کی یہ ہے کہ ہمارے تمام وہ اکابر جو یہ کہتے ہیں کہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے وہ سب حضرات قبر میں بوقت سوال اعادہ روح کے قائل ہیں اور وہ حضرات عالم قبر و برزخ کی جزاء وسزاء کے لیے روح اور جسد کے مابین تعلق کے قائل ہیں اور وہ

www.ahnafmedia.com

حضرات روح اور جسد دونوں کو قبر کی جزاوسزا کا مورد سمجھتے ہیں حتی کہ وہ حضرات سماع موتیٰ فی الجملہ کے قائل ہیں اگر خدانخواستہ وہ لوگ ان مماتیوں کی طرح قبر بمعنی برزخ کہہ کر اس ارضی قبر کا انکار کرتے تو وہ قطعا ان امور کے قائل نہ ہوتے ان حضرات کا ان امور کو تسلیم کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ وہ یہ جملہ بول کر قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کر رہے ہیں مماتیوں کی طرح اس قبر کا انکار ہرگز نہیں کر رہے۔

قبر بمعنیٰ برزخ کہنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟:

یہ جملہ اسی صراحت کے ساتھ کتاب وسنت میں موجود نہ ہے لیکن یہ جملہ کتاب سنت کے مزاج اور منشاء کے عین مطابق ہے اور یہ جملہ حق اور سچ ہے اللہ تعالی نے ہمارے اکابر کو کتاب وسنت کی ایسی بصیرت عطاء فرمائی تھی کہ وہ لوگ کتاب و سنت سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کو معلوم کر لیتے تھے اور اس کی زندہ دلیل یہی مثال ہے اور یہ جملہ بولنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مخالفین اسلام دین اسلام کے عقائد اور نظریات پر قسم وقسم کے اعتراض کرتے ہیں اور شبہات نکالتے ہیں چنانچہ عقیدہ عذاب قبر پر من جملہ شبہات کے ایک شبہ یہ بھی ہے کہ اسے مسلمانوں تم کہتے ہو قبروں میں عذاب ہوتا ہے اگر تمہارا یہ عقیدہ درست ہے تو جو مردے ان قبروں میں دفن نہیں کیئے گئے مثلا آگ میں جلا دیئے گئے یا دریا میں مر گئے اور مچھلیاں کھا گئیں یا جنگل میں مر گئے درندے کھا گئے وغیرہ وغیرہ تو کیا ان کو عذاب نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے اعتراض کی بنیاد یہ تھی عذاب صرف قبروں میں ہوتا ہے جب کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ عذاب ہر گناہ گار میت کو ہوتا ہے خواہ وہ ارضی مدفن میں ہو یا نہ ہو تو علماء نے مخالفین اسلام کے اس شبہ کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ قبر اس ارضی گڑھے کو نہیں کہتے جس میں

www.ahnafmedia.com

مردہ انسان دفن کیا جاتا ہے بلکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے جو کہ موت سے لے کر قیامت تک کے زمانہ کو محیط ہے اور برزخ کا لفظ مردہ انسان کے مدفن ارضی سمیت ہر مقام کو شامل ہے۔

ہمارے جن اکابر نے کلمہ حصر کے ساتھ لکھا ہے کہ قبر صرف یا محض یا فقط اس مدفن ارضی کو نہیں کہتے بلکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے ان کی مراد واضح ہے لیکن جن حضرات نے کلمۂ حصر ذکر نہیں کیا ان کی مراد بھی یہی ہے کہ صرف اور صرف مدفن ارضی قبر نہیں ہے بلکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے۔

قارئین کرام! جو لوگ اکابر کی باتوں کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکتے بلکہ الٹا سمجھتے ہیں نا معلوم یہ لوگ اکابر علماء دیوبند کو کس طرح اپنے اکابر کا باغی قرار دیتے ہیں یہ تو چور مچائے شور والی بات ہے یا پھر یوں کہا جائے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

www.ahnafmedia.com

مقتدی؛ امام کے پیچھے قرأت نہ کرے!!

......مولانا عبد الرحمٰن سندھی حفظہ اللہ

ہمارے ہاں بعض مساجد میں اب یہ رواج چل نکلا ہے کہ بعض کم علم لوگ جن کو مکمل دلائل اور ذخیرہ احادیث کے واقفیت نہیں ہوتی اور وہ معاملہ کی اصل تہ کا ادراک نہیں کر پاتے وہ چند مسائل کو لے کر مساجد کے پاکیزہ ماحول کو مکدر کر دیتے ہیں اور مسجد کے امن و امان اور سکون کو غارت کر کے شور و شغب اور دھینگا مشتی کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ ان چند مسائل میں سے ایک مسئلہ مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت کرنے اور نہ کرنے کا بھی ہے۔ آنی والی چند سطور میں ہم قارئین کے سامنے چند دلائل ذکر کریں گے جس سے واضح ہو گا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے استماع اور انصات [خاموشی] کا حکم ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بات بھی بالکل واضح ہو جائے گی کہ فریق مخالف کے دعویٰ [قرات خلف الامام...... جس میں مقتدی کو صراحت کے ساتھ امام کے پیچھے قرأت کرنے کا حکم دیا گیا ہو] پر کوئی ایک بھی ایسی صریح، صحیح غیر معارض حدیث [جس حدیث کو اللہ یا اللہ کے رسول نے صحیح فرمایا ہو] نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم سنت نبویہ اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے صحیح اور حسن سند کے ساتھ ایسی روایات بکثرت موجود ہیں جن میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے یا پھر امام کی قرأت کو مقتدی کیلیے کافی قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ بعض مواقع پر جب مقتدیوں نے امام کے پیچھے قرأت کی تو اس امر پر ناگواری کا اظہار بھی کیا گیا اور صراحتاً صحابہ کرام کو امام کے پیچھے قرأت کرنے سے روک دیا گیا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمر میں عمل مبارک جو احادیث

www.ahnafmedia.com

مبارکہ میں ملتا ہے اس میں بھی روز روشن کی طرح یہ ملتا ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

قارئین کرام! ہمارے دلائل کی ترتیب اس طرح ہو گی کہ پہلے قرآن کریم اس کے بعد احادیث شریفہ اور ان کی تصحیح و تحسین اور اس کے بعد ہمارے موقف پر وارد ہونے والے اعتراضات و اشکالات کا منصفانہ تجزیہ۔

ترک قرأت خلف الامام اور قرآن کریم:

وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف:204)

اس آیت کریمہ سے یہ حکم صراحت کے ساتھ ثابت ہو رہا ہے کہ نماز ادا کرتے وقت مقتدی کے ذمہ قرأت نہیں بلکہ استماع و انصات [چپ رہنا] ہے۔

اس آیت کی تفسیر:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب القرأۃ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصَّفَّارُ، نا عبيد بن شَرِيكٍ، نا ابن أبي مريم، نا ابن لَهِيعَةَ، عن عبد الله بن هُبَيْرَةَ، عن عبد الله بن عباس، «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في الصلاة فقرأ أصحابه وراءه فخلطوا عليه فنزل (وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) فهذه في المكتوبة» ثم قال ابن عباس: «وإن كنا لا نستمع لمن يقرأ إنا إذًا لأجفى من الحمير.

(کتاب القراءۃ للبیہقی ص88،89 رقم الحدیث:223)

خط کشیدہ الفاظ ہمارے موقف کی وضاحت کے لیے کافی ہیں جن کا مطلب یہ

www.ahnafmedia.com

ہے کہ یہ آیت فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

نوٹ: اگرچہ بعض معاصرین نے اس روایت پر جرح و قدح کی ہے لیکن ہماری تحقیق کے مطابق یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ ہم آگے چل اس اعتراض کا ازالہ بھی کریں گے، ان شاء اللہ۔ اب ہم ترک قرأت اور احادیث مبارکہ ذکر کرنے لگے ہیں۔

حدیث مبارک نمبر 1:

وإذا قرأ فأنصتوا۔ (صحیح مسلم ج1 ص174 باب التشہد فی الصلاۃ)

جب امام قرأت کرے تو مقتدی کو خاموش رہنا چاہیے۔

حدیث مبارک نمبر 2:

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم (إنما جعل الإمام ليؤتم به. فإذا كبر فكبروا. وإذا قرأ فأنصتوا

(سنن ابن ماجۃ ص 61، سنن النسائی ج1 ص146)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو۔

حدیث مبارک نمبر 3:

عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

« كل صلاة لا يقرأ فيها بأم الكتاب فهي خداج إلا صلاة خلف إمام »

(کتاب القراءۃ للبیہقی ص170، 171، رقم 404)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ

www.ahnafmedia.com

پڑھی جائے وہ نامکمل ہے مگر وہ نماز [نامکمل نہیں] جو امام کے پیچھے پڑھی جائے۔

محولہ بالا کتب کے علاوہ اسی مضمون کی دیگر روایات بھی کتب حدیث میں حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہم وغیرہ سے مروی ہیں۔

- ابو داود ج1 ص140
- صحیح ابی عوانہ ج1 ص360
- مسند بزار ج8 ص66
- سنن الکبریٰ بیہقی ج2 ص155
- معجم کبیر ج18 ص72
- جامع الاحادیث ج3 ص322
- مسند احمد ج14 ص469
- دار قطنی ج4، 1 ص217
- شرح معانی الآثار ج1 ص217
- مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص414، وغیرہ

قارئین کرام! ہمارے موقف پر اور بھی کئی احادیث مبارکہ [جن کی ثقاہت اور تحسین ہمارے ذمہ ہے] موجود ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اپنا عمل اور ان کے فرامین بھی اس پر موجود ہیں۔ ان شاء اللہ اگلی قسط میں چند احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی اور آخر میں اس موقف پر منکرین و مخالفین نے جو اعتراضات اور شبہات وارد کیے ہیں یا کریں گے ان کے تفصیلی جوابات ذکر کریں گے۔ (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

ملفوظاتِ اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلدین کے اس نئے فرقے نے سو سال یہی شور مچایا کہ حنفی نماز بالکل غلط ہے کبھی کہتے ہیں یہ کوفی نماز ہے یہ نماز نبوی ہر گز نہیں حالانکہ حنفی نماز صرف مرتب کرنے کی وجہ سے اس کو کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسے کوئی کہے کہ یہ بخاری کی حدیث ہے یہ بات درست ہے لیکن یہ کہے کہ یہ بخاری کی حدیث ہے نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو کوئی تعلق ہے نہ مکہ سے نہ مدینہ سے۔ تقریبا ڈیڑھ ہزار صحابہ جب کوفہ تشریف لائے تو قرآن پاک بھی ساتھ لائے قاری عاصم کوفی نے جب صحابہ والے قرآن کو مرتب فرمایا تو اس کو تو قاری عاصم کوفی کی قرات کہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب کسی نے لیا کہ یہ کوفہ کا قرآن ہے۔ یہ نہ صحابہ والا قرآن ہے نہ مکے والا نہ مدینے والا نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم والا، نہ اللہ پاک والا۔ اسی طرح یہ صحابہ جب کوفہ تشریف لائے تو نماز مکہ مدینہ سے ہی لائے اور نبی والی نماز ہی لائے البتہ اس نماز کو حضرت امام اعظم نے مرتب کروا دیا تو اس نماز کو نماز حنفی کہنے لگے یہی نماز صحابہ کی تھی یہی نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ غیر مقلدین نے شور مچایا کہ یہ کوفی نماز ہے یہ حنفی نماز ہے یہ نبوی نماز نہیں ہے۔ حالانکہ جس طرح پہاڑوں پر بارش ہوتی ہے اسے بارش کا پانی کہتے ہیں وہ پانی جمع ہو کر دریا کی شکل میں بہنے لگا۔ اب اس کو دریا کا پانی کہتے ہیں۔ پھر میدانی علاقہ میں دریا سے دور دراز علاقہ میں پانی لے جانے کے لیے یہ پانی نہروں میں تقسیم ہوا اب اس کو نہر کا پانی کہتے ہیں اب کوئی عقل کا پورا یوں کہے کہ یہ نہر کا پانی ہے دریا کا نہیں ہے تو اس بات کو تسلیم کرنے لیے عقل سے بیزار ہو کر غیر مقلد ہونا ضروری ہے ورنہ جس میں عقل کا ذرہ بھی موجود ہو وہ اس بات کو کبھی نہیں مان سکتا۔ (تجلیاتِ صفدر ج4 ص 421)

www.ahnafmedia.com

تبصرۂ کتب

……مولانا محمد کلیم اللہ حفظہ اللہ

نام کتاب: التحقیق المتین فی حیات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب: مولانا محمد امین

صفحات: 344

ناشر: ادارہ تالیفات ختم نبوت، لاہور

صراطِ مستقیم اور مسلکِ اعتدال کی شروع ہی سے ضرورت مسلم رہی ہے اور پھر آج کے زمانے میں جب ہر طرف فتنوں کی یلغار ہی یلغار ہو اس کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ معاشرے میں یہ بات ہر صاحب عقل اچھی طرح محسوس کر رہا ہے کہ "ذاتی انا" اور "میں نہ مانوں" کی روایت نے انسانیت کو اجماعی اور اتفاقی مشترکات اور نظریات سے دور کر دیا ہے۔ صرف یہاں تک معاملہ ختم نہیں ہوتا بلکہ عقائد اجماعیہ اور متفق علیہ مسائل کے انکار کو بھی ایسی شکل دی جاتی ہے کہ سادہ لوح مسلمان سے لے کر متوسط طبقے کے طلباء دین تک تذبذب کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اگرچہ علمائے اسلام؛ عوام اور طلباء کے عقائد و نظریات کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے چلے آرہے ہیں لیکن پھر بھی اسلاف بیزاری، آزاد خیالی اور اتباع نفسانی کی وبا نے اپنے مہلک اور ایمان لیوا اثرات پھیلانے میں کمی نہیں کی۔

ہمارے معاشرے میں چند ایسے فسادی لوگ ہیں جو اپنے بڑوں کے فیصلوں پر رضامند نہیں دکھائی دیتے ورنہ "قدر مشترک" کا اقرار اور اعتراف بذات خود بہت سارے مسائل کا حل ہے، شیطان اور اس کے آلہ کار اس خلیج کو پاٹنے نہیں دے رہے

www.ahnafmedia.com

منکرین حیات الانبیاء...... جو خود کو "اصلی دیوبندی" کہلوانے کے دعویدار ہیں...... اکابر دیوبند کا متفقہ نظریہ ماننے سے گریزاں اور انکاری ہیں۔ ان کے مذہب کی بنیاد عقل پر ہے اور ہر اس چیز کا انکار ضروری سمجھتے ہیں جو ان کی "عقل نارسا" میں نہ سما سکے۔ اس وجہ سے ان کا علمائے اہل السنت والجماعت سے بڑے بڑے 15 مسائل میں اختلاف ہوا ہے۔ ان مسائل کو عوام میں غلط بیان کر کے سستی شہرت اور داد تحسین پا کر اپنی آخرت داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب میں مؤلف نے ان 15 مسائل پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور منکرین کے شبہات اور وساوس کا خوب خوب علمی تعاقب کیا ہے۔ البتہ مسائل کو سمجھانے میں ہمیں مؤلف کا طرز یہ نظر آتا ہے کہ انہوں نے خود کو درسگاہ کی مسند پر جبکہ قارئین کو اپنے شاگردوں کی صفوں میں بٹھانے کا اہتمام کیا ہے۔ اس وجہ سے کتاب میں کافی عالمانہ اصطلاحات اور پیچیدگیاں دَر آئی ہیں۔ ایک عام سادہ قاری جو اصطلاحات صرف و نحو اور منطق و بیان نہیں جانتا اس کے لیے کتاب سمجھنا کافی دِقّت کا باعث ہے۔ اگر مؤلف بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان عبارات کو عام فہم طرزِ تحریر میں ڈھال دیں تو کتاب کا فیض درسگاہ کے طلباء سے بڑھتا ہوا عام اردو خواں طبقے تک پھیل جائے گا اور کتاب کی افادیت دوچند ہو جائے گی۔ چند ایسے مؤلفین کا تذکرہ بھی کتاب میں ملتا ہے جن کے حالات علمائے دیوبند کے معتدل مزاج سے میل نہیں کھاتے اس ضمن میں اگر وہ اصل ماخذ کی طرف مراجعت کر لیں تو بہت ہی بہتر ہو گا۔

کتاب کی مجموعی افادیت سے انکار نہیں لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اس کی نظر ثانی کر لی جائے اور تصحیح اغلاط کی دیکھ بھال مؤلف خود کریں۔ کتاب میں جا بجا پروف کی غلطیاں قاری کے تسلسل اور روانی میں رکاوٹ ہیں اور بعض جملوں کی تقدیم و

www.ahnafmedia.com

تاخیر میں رعایت نہیں کی گئی، مثلاً: عقیدہ صلوٰۃ وسلام والے باب میں [فصل واقعات کی روشنی میں] ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فائدہ میں مؤلف تحریر فرماتے ہیں: ”اس سے جو بات معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس روضۂ اطہر میں اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہیں، ہمارے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتے ہیں یہ خواب اور واقعہ اس کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم؛ امت کے اعمال سے باخبر رہتے ہیں جن کے اعمال اچھے ہوں ان سے خوش ہوتے ہیں۔“

مؤلف کا یہاں خواب اور واقعے کو بطور ”دلیل شرعی“ بیان کرنا جہاں محل نظر ہے وہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس کو عرضِ اعمال والی فصل میں ذکر کرنا زیادہ مناسب تھا۔ بہرحال! کتاب قابل مطالعہ ہے، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی پسند فرمودہ اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا دامت فیوضہم کی تقریظ اس کی سند ثقاہت ہے۔

توجہ فرمائیں!

- تبصرے کے لیے دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔
- تبصرۂ نگار کا مؤلف کتاب کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔
- نوٹ: تبصرہ کے لیے بھیجی جانے والی کتابیں اس پتہ پر روانہ کریں۔

دفتر رسائل وجرائد

(برائے تبصرہ کتب: سہ ماہی قافلہ حق)

مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

03326311808

www.ahnafmedia.com

ہدایت کے راہی: ......انٹرویو: مولانا محمد علی ڈیروی

مولانا حبیب المدنی [سابق غیر مقلد] کا قبولِ حق

ہدایت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ موصوف کافی عرصہ غیر مقلدیت کے دھوکے کا شکار رہے۔ علماء اہل السنت والجماعت نے ان کو راہ راست پر لانے کے لیے کافی محنت کی بالآخر جیمس آباد میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے "تقلید ائمہ رحمتِ خداوندی" کے عنوان پر بیان کیا، جسے سن کر موصوف نے مسلک حق کو قبول کر لیا اور غیر مقلدیت کو چھوڑ دیا۔ ان کے قبول حق کی کہانی انہی کی زبانی پیش خدمت ہے (ادارہ)

قافلہ حق: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا حبیب المدنی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قافلہ حق: مولانا سب سے پہلے آپ اپنا تعارف کرادیں۔

مولانا حبیب المدنی: میرا نام حبیب المدنی ہے ضلع راجن پور عید گاہ کالونی کا رہائشی ہوں میرے والد مولانا عبداللہ غفاری رحمہ اللہ قاسم العلوم ملتان کے فاضل مولانا بہلوی کے مرید تھے۔ میں نے 2002ء میں دارالعلوم کبیر والا سے سند فراغت حاصل کی چھ سال تک خانیوال، 10 چک میں مسجد رحمانیہ می امامت، خطابت کی ہے۔

قافلہ حق: مولانا وہ کیا وجوہات تھیں جن سے آپ علماء حق سے دور ہوئے غیر مقلدیت اختیار کی۔ جب کہ آپ ماشاء اللہ دیوبندی مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں؟

مولانا حبیب المدنی: سچی بات یہ ہے کہ اپنے اساتذہ کی معیت اور تعلق نہیں رہا تھا اور میں سمجھتا ہوں جو اپنے اساتذہ اور بڑوں سے دور ہوتا ہے وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جس نے غیر مقلدیت کو قریب سے نہیں دیکھا ہوتا وہ ان کے دام فریب میں پھنس جاتا ہے کیونکہ ان کی دعوت بظاہر خوبصورت ہے کہ ہم

www.ahnafmedia.com

صرف اور صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اہل حدیث کے دو اصول اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہماری نماز نبوی ہے اور دیوبندیوں کی حنفی نماز ہے کلمہ نبی کا اور نماز ابو حنیفہ کی کیا نبی علیہ السلام ادھورا دین چھوڑ کر گئے ہیں؟ جو بعد میں اماموں کی تقلید کریں وغیرہ وغیرہ۔ انہی جیسی باتوں نے مجھے بھی غیر مقلد بننے پر مجبور کیا اور غیر مقلدین فقہ کی عبارات پر اعتراضات کرتے ہیں مثلاً بہشتی زیور میں ہے پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھنا۔ جائز ہے عالمگیری در مختار ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں کی عبارات قطع برید کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو حنفی کہتے ہیں کہ فقہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے کیا یہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے؟

قافلہ حق: مولانا آپ کتنا عرصہ غیر مقلد رہے؟

مولانا حبیب المدنی: میں ڈیڑھ سال غیر مقلد رہا۔

قافلہ حق: ڈیڑھ سال کے عرصہ میں آپ نے غیر مقلدین کو کیسا پایا؟ یعنی جو ان کے دعوے ہی ہیں وہ سچے ہیں یا نہیں؟

مولانا حبیب المدنی: جتنے اعتراضات وہ فقہ حنفی پر کرتے ہیں یا علمائے دیوبند پر الزامات لگاتے ہیں ان سے بڑھ کر اختلافات ان کے اپنے اندر ہیں مثلاً مرکزی جمعیت اہل حدیث والے کہتے ہیں بیعت بدعت ہے اور ان ہی کی دوسری جماعت غرباء اہل حدیث والے کہتے ہیں جب تک اپنے امام کی بیعت نہ کرائی اپنی مسجد میں امامت نہیں دیتے۔ کچھ علماء ایک وتر کے قائل ہیں اور کچھ تین کے، کچھ قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے ہیں اور کچھ رکوع کے بعد کچھ غیر مقلدین رکوع سے اٹھ کر ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور کچھ نہیں باندھتے۔ آپ اندازہ لگائیں ایک مسئلہ میں ایک ہی مسلک کے لوگوں کا کتنا اختلاف ہے تو باقی مسائل اور ان کے مذہب کا کیا حال ہو گا؟

www.ahnafmedia.com

قافلہ حق: مولانا آپ نے غیر مقلد بننے کے بعد کہاں امامت و خطابت کی کیا مسجد کا نام بتائیں گے ؟

مولانا حبیب المدنی: جی ہاں غیر مقلدیت اختیار کرنے کے بعد خانیوال ہی میں مسجد بلال اہل حدیث میں امامت و خطابت کی ہے پھر میں دو ماہ کے بعد اپنے علاقے راجنپور آ گیا یہاں کے غیر مقلدین غرباء اہل حدیث والے کہنے لگے پہلے ہمارے ساتھ کراچی چلو ہمارے امام صاحب سے بیعت کرو پھر ہم اپنی مسجد میں امام رکھیں گے میں نے کہا دیوبندی بیعت کرائیں تو "بدعت" ہے آپ کرائیں تو کیا ہے ؟ پھر مجھے صوبہ سندھ ضلع میرپور جیمس آباد مرکزی مسجد رحمانیہ اہل حدیث میں امام خطیب مقرر کیا گیا وہاں ایک عجیب بات دیکھی جب کسی کے ہاں کوئی فوت ہو جائے تو تین دن سوگ کے لیے بیٹھتے ہیں جب بھی کوئی آدمی آئے کہتا ہے: دعا کرو! سب آدمی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ پانچ منٹ بعد دوسرا آدمی آیا پھر دعا میں نے پوچھا یہ کیا ہے ؟ کہنے لگے یہ ہمارے پیر بدیع الدین راشدی کی تحقیق ہے میں نے کہا اگر انکار پہ آئے تو فرض نماز کے بعد دعا کو بدعت کہہ دیا۔ کرنے پہ آئے تو ہر پانچ منٹ بعد دعا کرتے ہیں نہیں مانتے تو خیر القرون کے فرد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نہیں مانتے اور ماننے پہ آئیں تو پیر جھنڈا کی تحقیق کو دین کا حصہ بنا دیا۔

قافلہ حق: مولانا آپ واپس علماء حق کی طرف آئے ہیں اس کے اسباب کیا ہیں ؟

مولانا حبیب المدنی: میں جب سے غیر مقلد بنا، چند دوست مجھے بار بار واپسی کی دعوت دیتے رہے مسائل پر گفتگو بھی ہوتی رہی ان میں آپ [مولانا محمد علی]، سندھ سے مولانا عبد الغفار، ماسٹر محمد اسلم صاحب وغیرہ اور دوسری وجہ متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کا بیان سنا جس کا عنوان تھا "تقلید ائمہ رحمت خداوندی" چونکہ

www.ahnafmedia.com

مجھے بنیادی اشکال تقلید کے مسئلے پر تھے مولانا گھمن صاحب سندھ تشریف لائے جیمس آباد دوسری مسجد میں حضرت کا بیان تھا میں سننے کے لیے چلا گیا کہ دیکھیں مولانا گھمن صاحب کیا کہتے ہیں؟ پھر ان کا جواب دیں گے۔ وہاں جا کر بیان سنا، دل کا زنگ دھل گیا آنکھوں کے اوپر بندھی پٹی اتر گئی۔ مسئلہ تقلید پر اشکالات رفع ہوگئے حتیٰ کہ میری حالت یہ تھی کہ میرا دل کرتا تھا ابھی اٹھ کر مولانا گھمن صاحب کے پاؤں پکڑ کر کہوں حضرت مجھے اس دلدل سے نکال کر حق راہ پر چلا دو۔

قافلہ حق: آپ مرکز تشریف لائے آپ نے تحقیق کی یا ویسے ہی غیر مقلدیت سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔

مولانا حبیب المدنی: گھمن صاحب کا بیان سننے کے بعد دل کی دنیا تو بدل گئی تھی میں نے سندھ کو خیر آباد کہا گھر والوں کو ضلع راجن پور چھوڑا پھر یہاں سرگودھا مرکز اہل السنۃ والجماعۃ میں حاضر ہوا۔ میں نے بتایا کہ میں غیر مقلدیت سے تائب ہونے کے لیے آیا ہوں حضرت گھمن صاحب نے فرمایا کہ آپ یہاں ٹھہریں لائبریری موجود ہے مرکز کے اساتذہ موجود ہیں، مطالعہ کریں، تحقیق کریں، دل مانے تو توبہ کریں نہ مانے تو آپ کی مرضی۔ پھر میں تین دن مطالعہ بھی کرتا رہا، اساتذہ کرام مولانا محمد رضوان عزیز صاحب، مفتی شبیر احمد سے استفادہ بھی کیا اب اللہ کی توفیق سے اعلان حق کر رہا ہوں۔

قافلہ حق: مولانا آخر میں آپ قافلہ حق کے قارئین کے لیے کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

مولانا حبیب المدنی: قافلہ حق کے قارئین کے لیے ایک ہی گزارش ہے کہ آپ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، حضرت گھمن صاحب کو اللہ پاک کی نعمت سمجھ کر ان سے وابستہ رہیں۔ باطل فرقوں سے دور رہیں۔ اللہ مجھے اور آپ کو علمائے حق علمائے دیوبند کے ساتھ سچی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

www.ahnafmedia.com

ضرب المبین علیٰ غیر المقلدین

✍......پروفیسر فیاض الحسن، سعودی عرب

جو لامذہب بے دین ہیں وہ غیر مقلدین ہیں
سلفی خود کو کہہ کر بھی اسلاف کے نکتہ چین ہیں
ان کے چہروں کی رونق ہی رب نے غائب کر ڈالی ہے
امام ابو حنیفہ کی کرتے جو بھی توہین ہیں
تقلید تو واجب ہے لوگو اجماع ہے یہ ساری امت کا
اس دریا سے جو جو نکلے ؛ ہو گئے وہ بے دین ہیں
ابو حنیفہ ، مالک ، ہوں یا شافعی ہوں کہ ابن حنبل
جگ مگ تارے علم کے سارے سنت کے یہ امین ہیں
چار فرشتے چار نبی اور چار بڑے اصحاب نبی
ان چاروں میں چار امام بھی لگتے خوب حسین ہیں
حنفی ، مالکی ، حنبلی ، شافعی سارے بھائی ہیں
آسمان سنت کے یہ جگ مگ ماہ مبین ہیں
بد زبانی بد گمانی کرتے ہیں اسلاف کی
بدعتی غیر مقلد سارے شرّ شرع متین ہیں
فیاض مقلد ہے یارو امام ابو حنیفہ کا
اسی لڑی میں امت کے تو لاکھوں اہل یقین ہیں

www.ahnafmedia.com

مرکز اہل السنّت والجماعت

ایک ادارہ، ایک تحریک

زیرِ سرپرستی
محمد الیاس گھمن

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)
ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس و اصلاحی بیان (برائے مریدین وسالکین)
ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلہ حق (سہ ماہی) ۔ فقیہ (ماہنامہ) ۔ بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت
(فکری ونظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com
(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر، صدقات کی مد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا
اکاؤنٹ نمبر
1401-0360000900

محمد الیاس

خط و کتابت: مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487